REGISTERED No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۱۳

اخبار کی بہار

ڈاکٹر جیکسن عرصہ ہوا کہ مکڈن میں پلیگ کی تحقیقات کرتے ہوئے مر گئے تھے۔ ان کی والدہ مسز جیکسن کو چین کے وائسرائے نے دس ہزار ڈالرس دیئے تھے۔ جو اُنہوں نے میڈیکل کالج مکڈن کو انعام دے دیئے ہیں۔

اوڑیسہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں پر ایک کیس پلیگ کا ہو گیا ہے۔

بمبئی کے ایک سٹیمر ڈنگولہ نامے میں ایک کیس پلیگ کا ہوا اور وہ سٹیمر سویز میں کوارنٹین کر دیا گیا۔

فرانٹیر پراونس سے خبر آئی ہے کہ جلال آباد اور ڈوا کا کے درمیان کے گاؤں کے سب ہندو اپنے گھر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ کیونکہ اُن کے اوپر بہت حملے ہو چکے ہیں۔

وائسرائے کی کونسل میں رزولیوشن پیش کیا جاویگا۔ کہ تمباکو پر محصول گھٹایا نہ جاویگا۔

سیرامپور کے پولس کورٹ میں مسٹر اے۔ آر۔ جیمس نے ایک نوجوان مسلمان پر ۵ روپیہ جرمانہ اس بنا پر کیا کہ اُس نے مردم شماری کے کام میں عذر کیا۔ اور ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا جسکی سماعت نہ کی گئی۔

پنجاب کے لفٹنٹ گورنر صاحب نے ایک سپیچ میں ظاہر کیا کہ پنجاب کے سکھوں میں شراب خوری بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس خرابی کی وجہ یہ ہے۔ کہ ملک پہلے سے اب زیادہ خوشحال ہے۔

پورٹ سعید کے یورپین قبرستان میں چند تعصبی لوگوں نے سات گھنٹہ کر ۴۸ قبریں توڑ ڈالیں۔ عجیب قسم کا تعصب ہے مردوں کیساتھ کیا تعصب ہے!

دربار دہلی کے موقعہ پر جب شاہ جارج پنجم پنجاب میں تشریف لاوینگے تو وہ ایک دربار لاہور کے قلعہ میں کرینگے جہاں اُن کے دادا نے دلیپ سنگھ سے ملاقات کی تھی۔ اس لئے اب اُس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

جرمنی سے خبر آئی ہے کہ کیرولین ٹاپو کے سب لوگ جو باغی ہو گئے تھے اب قابو میں آ گئے ہیں ۱۵ آدمی جو یورپین لوگوں کو مارنے میں شریک تھے پھانسی پا گئے ہیں اور ۴۰۰ لوگوں کو کالے پانی کی سزا ہو گئی ہے۔

لارڈ والنز ہیمپٹن جو ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء میں ہندوستان کے سکرٹری آف سٹیٹ کے جلیل عہدے پر متقرر تھے۔ فی الحال فوت ہو گئے ہیں۔

سرکار کی نے انگلستان کی جہاز بنانیوالی آرم سٹرانگ نامے کمپنی سے دو اوّل درجے کے جہاز بنانیکا آرڈر دیا ہے۔

حال میں سنٹرل ہندو کالج کا ایک ڈیپوٹیشن ہرروئی گیا تھا جہاں سے ۱۰ ہزار روپیہ کا اسے چندہ وصول ہوا پنڈت جوالا پرشاد صاحب اور راجہ صاحب کٹیاری بالترتیب ایک ہزار اور ۲۵۰۰ روپیہ عطا کیا۔

ریاست حیدرآباد کے اندرونے قلعہ گولکنڈہ میں جو ذخیرہ طلا کی موجودگی کا پتہ لگا ہے۔ اس پر ریاست میں بڑی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ اور امید لگائی جاتی ہے کہ اس نئی کانکی آمدنی ریاست کے خزانہ کو دولت سے بھر دے گی۔

کمرشل یونین انشورنس کمپنی کے سابق ایجنٹ جنوبی ہند پر ایک بڑی رقم کے بیمہ کی بابت مقدمہ جو کچھ عرصہ سے چل رہا تھا۔ اس کا ۱۰ مارچ کو فیصلہ سنایا گیا۔ اور غازی عبد اللہ نامی ایجنٹ کو جو گویا بیکس ہند تام زنگی کا نور کا مصداق ہے۔ دو سال کی قید سخت کی سزا ہوئی۔

برہودہ میں زنانہ ٹیچر تیار کرنے کو سری حضور نے ۴۴ روپیہ ماہوار کے وظائف منظور کئے ہیں۔

برہما کی لاشیو شاخ ریلوے پر ۹ مارچ کو ایک گڈز ٹرالی جس میں دو انگریز اور تین دیسی سوار تھے۔ ایک ریلوے ٹرین سے ٹکرا گئی۔ اور اُس کے صدمہ سے ایک انگریز بنام فلنٹ بل اور دو دیسی فوراً ہلاک ہو گئے۔ ایک انگریز اور دو دیسی ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ دیسیوں کی حالت افاقہ پذیر ہے۔ مگر انگریزی افسر بے ہوش ہے۔ اور ان کے سر اور چہرہ اور اعضا میں شدید ضرب آئی ہے۔

انڈین ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ حضور قیصر ہند کی سالگرہ پر اس فصل گرما میں جو خطابات عطا ہونے والے ہیں۔ وہ غالباً دربار تاجپوشی دہلی تک ملتوی رکھے جاوینگے۔

بمبئی کے مسلمان طلبا نے جو اڈریس سر آغا خاں کو دیا تھا۔ اس کے جواب میں ہز ہائنس نے فرمایا کہ یونیورسٹی کے لئے بہت بڑی رقم درکار ہے۔ ۲۰ لاکھ روپیہ تو صرف ضمانت کے طور پر مانگا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جرمنی و انگلینڈ کی یونیورسٹیوں میں کئی کئی کروڑ کا سرمایہ لگا ہوا ہے۔ اور نواب صاحب رامپور نے کہا ہے کہ گھر گھر محلہ محلہ پھر کر ۳۰ لاکھ روپیہ کا چندہ کرنا چاہئے۔ تاکہ یہ کام بخوبی پایۂ تکمیل کو پہونچے۔

حال میں جدہ سے ایک جہاز بمبئی کے بندر پر وارد ہوا جس میں ۴۶۷ حاجی سوار تھے اور ۲۲ کا دوران سفر میں انتقال ہو چکا ہے۔ یہ جہاز جدہ سے ایک ماہ ایک دن میں بمبئی پہونچا ہے۔

فروری کے حسابات (تجارتی) برطانیہ میں برآمد کی بیشی ۲۹۷۱۲۵۰ پونڈ اور درآمد کی بیشی ۴۸۴۹۱۸ پونڈ پائی گئی ہے۔

بمبئی میں نصرو انجی بہرام جی پارس کو خیانت مجرمانہ ایک سال قید سخت ہوئی۔ اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ۔

ہندوستان میں رشتۂ زراعت کی تقویت پر پچھلے سال پونے ۴۱ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔

تمباکو کے محصول میں سرکار نے تخفیف کی ہے پرچون فروشی میں ایک آنہ فی روپیہ کی کفایت ہوگی۔

تار کی بہار

سینٹ پیٹرسبرگ کی ایک تار خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اخبار روسیہ نے ایک خاص مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں خاصکر بیان کیا گیا ہے کہ چین نے سنہ ۱۸۸۱ء کے عہدنامہ کو کئی مرتبہ توڑ دیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ چین کا کچھ اور ہی ارادہ ہے۔ اگر چین آگاہی کی باتوں کو نہ سنے گا تو روس ضرور کسی نہ کسی طریقہ سے اپنے حقوق کو بچانے کی کوشش کریگا۔ اور چین کو سب سختی برداشت کرنی پڑے گی۔

بادشاہ سلامت نے امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا کا رتبہ لیڈی ہارڈنگ آف پنشرسٹ صاحبہ کو عنایت کیا ہے۔

منیلا کا کوہ آتش فشاں ابھی تک تندی میں ہے۔ اور بے شمار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

کانسٹنٹی نوپل سے خبر دی جاتی ہے کہ انگلستان اور ٹرکی کے بیچ میں خفیہ انتظام ہو رہا ہے۔ کہ وہ مسوپوٹامیا کی ریل اور دیگر باتوں پر ایک رائے ہوں

کلکتہ ۲۰ مارچ کو مردم شماری کمشنر نے ہندوستان کا شمار کل ۳۱۵۰۰۱۰۹۹ دیا ہے۔ جو گذشتہ مردم شماری سے ۷ فیصدی زیادہ ہے۔

لنڈن کا ایک خاص تار خبر دیتا ہے کہ لارڈ مارلے نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر وہ انڈیا آفس میں لارڈ کریو کی جگہ لیں تو اُن کو سکریٹری آف سٹیٹ کا اونچا عہدہ ملنا چاہئے۔

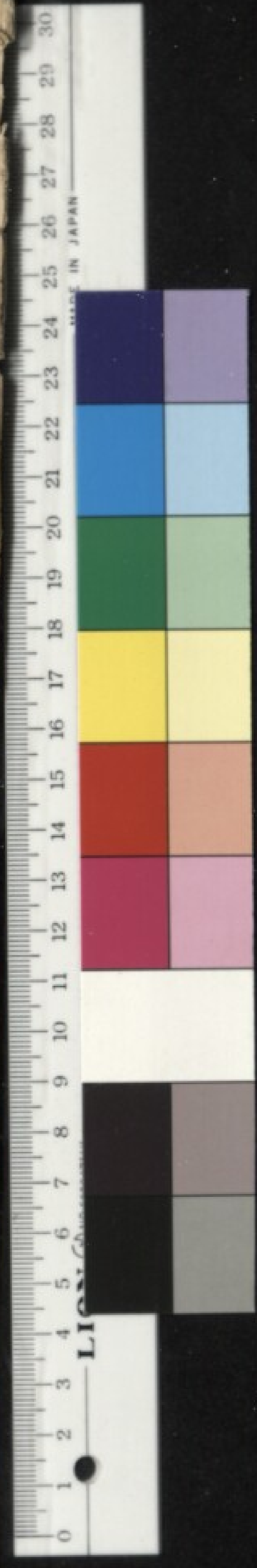
لنڈن میں ایک پارلیمنٹری کمیٹی بدیں غرض مقرر ہوگی کہ آئندہ دربار تاجپوشی کے متعلق لارڈز اور ہوس آف کامنس کے ممبروں کی سیاحت دہلی کا انتظام کرے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

مسٹر سردار خاں طالب علم بی۔ اے (فورتھ ایر کلاس) اور مسٹر ایس۔ بی۔ اینڈریوز طالب علم بی۔ اے (تھرڈ ایر) کلاس کرسچن کالج الہ آباد اُن دس کالج کے مشہور Orators میں سے ہیں جو امسال کالج کے سالانہ Literary Contest میں Declamation اور Oration میں حصہ لینگے۔ یہ دونوں نوجوان لودیانہ کرسچن بوائز ہائی اسکول کے پرانے طلبا ہیں۔ مسٹر سردار خاں نے کالج کے سالانہ ٹورنمنٹ میں دو تمغے حاصل کئے ہیں۔ آپ ایک میل کی دوڑ میں اوّل نکلے۔ اور چاندی کا خوبصورت تمغہ انعام میں پایا۔ اور چھلانگوں میں بھی آپ کو دوسرا نکلنے پر انعام ملا۔

ملک چین میں جو سب سے بڑا مطبع ہے وہ ایک چینی مسیحی کی ملکیت ہے۔ یہ شنگھائی میں ہے۔ اور ایشیا میں سب سے بڑا مطبع شمار ہوتا ہے۔ اس میں ۱۰۰۰ آدمی کام کرتے ہیں اور یہاں کے تمام کام جدید کلوں سے ہوتے ہیں۔ بیس لاکھ روپیہ اس کا سرمایہ ہے۔ اور چین کے دیگر شہروں میں بھی اس کی بیس شاخیں ہیں۔ مطبع کے ہر ایک محکمے کا افسر مسیحی ہے اور دیگر ملازموں میں ۹۰ فیصدی مسیحی ہیں۔ اس مطبع میں سکولوں کی پڑھائی کی کتابیں چھپتی ہیں۔ جو سرکاری اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور اس مطبع کے مالک نے اول چھاپہ خانے کا فن وہاں کے امریکن مشن پریس میں سیکھا تھا۔

ملک جرمنی کے شہر پرہڈم میں ایک سیمنری جاری ہوئی ہے جو محمدیوں میں کام کرنے کے لئے کارندے تیار کریگی۔ اُسکے استادوں میں تین نہایت بالیاقت مسیحی مستند مولوی صاحبان ہیں جنکے نام نامی ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ مولوی محمد شکری آفندی۔ شیخ محمد کاشف۔ محمد نسیم آفندی۔



فہرست مضامین

(۱) مسیح کی بخشش عامہ وغیرہ وغیرہ	ایڈیٹر	صفحہ ۳
(۲) ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب	"	" ۵
(۳) ایک لنگڑے کوڑھی کا بیان	اقتباس	" ۶
(۴) صلیب کا بہادر	مسٹر ایوب	" ۶
(۵) سر آغا خاں کے ہندو مرید اور اُن کے محمدی بھائی۔	مسٹر برکت مسیح	" "
(۶) ایک عجیب خواب	مسٹر فلپ جون	" ۹
(۷) سول انڈیا کے مشنری صاحبان سے التماس	غلام مسیح	" ۹
(۸) از پیشگاہ گورنمنٹ عالیہ پنجاب وغیرہ اشتہار عام بنام جملہ زمینداران و دوکانداران و کسیاں سکنائے دیہات ملک پنجاب	مسٹر حاکم علی	" ۱۰
(۹) لالہ ہنس راج جی پرنسپل آریہ کالج لاہور کا لکچر۔	مسٹر گوبند مسیحی	" ۱۰
(۱۰) دوسرا سالانہ جلسہ لودیانہ		" ۱۱
(۱۱) کفارہ	ہینڈبل	" ۱۲
(۱۲) باغ عدن	نفتالی سالومن	" ۱۵
(۱۳) روح القدس کی معموری	پادری این پی داس	" ۱۵

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۲

وہ بخشش عامہ جو کل بنی آدم کے واسطے خدا کی طرف سے بخشی گئی ہے۔ انجیل میں "فضل" کے اور "سچائی"۔ کے لفظوں سے بیان ہوئی ہے اور پولوس رسول اُس "فضل کی بخشش" کی "دولت" کا نام دیتا ہے اور دوسری جگہ رسول "راستباز ٹھہرنے" کو اس بخشش کی برکت بتلاتا ہے۔ اور پطرس رسول اسکو "خلاصی" کے لفظ سے ظاہر کرتا ہے ۱پطرس ۱: ۱۸ اور یہی رسول اس کو "حقیقی فضل" کہتا ہے ۱پطرس ۵: ۱۲ اور پولوس رسول انجیل مقدس کو اس سبب سے کہ اس میں اس فضل کی خوشخبری ہے "فضل کی انجیل" نام دیتا ہے اعمال ۲۰: ۲۴ اور پھر اس کو "جلال والی انجیل" کہتا ہے۔ ۲قرنتیوں ۴: ۴ اور پھر مسیح کی انجیل کو خدا کی قدرت لکھتا ہے۔ رومیوں ۱: ۱۶ اس فضل کی بابت ایک جگہ لکھا ہے کہ وہ فضل جو نہایت ہوا ۲قرنتیوں ۴: ۱۵۔

مندرجہ بالا باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ بخشش خدا کا فضل ہے جسکے وسیلے سے گنہگار انسان اُس کے عدالت کے تقاضے سے بچ جاتا اور مفت راستباز ٹھہر کر گناہوں سے خلاصی حاصل کرتا اور نہ صرف یہ بلکہ خلاصی حاصل کرنے کفارے کے بڑے کام کے وسیلے سے اُس کے پاک خون میں غسل پاکر راستباز ٹھہر کر ہمیشہ کی زندگی اور ابدی خوشی کا مستحق ہوجاتا ہے۔ اور یہی وہ نجات ہے جس کی طالب انسانی روح پائی جاتی ہے۔ اور یہ تمام بیان خدا کے کلام انجیل مقدس میں پایا جاتا ہے۔ جس کا اعلان زمانوں سے ہورہا ہے اور جس میں زندہ طاقت اور قدرت کام کررہی ہے۔ اور جس کے اثر سے تمام دنیا متاثر ہورہی ہے۔ اور جب تک اُس کی بشارت نہ ہولے۔ ضرور ہے کہ آسمان اور زمین قائم رہیں۔ جب تک کہ اُس کے برگزیدے دنیا کی تمام حدوں سے جمع نہ کئے جاویں۔ جس کے بعد گناہ کی لعنت بالکل نابود ہو جائیگی اور شیطان اور اس کے بُرے فرشتے اتھاہ گڑھے میں ڈالے جاوینگے اور ایماندار ابدی جلال میں داخل ہونگے۔ خدا کا شکر ہو کہ گمراہ بنی آدم کو جو کسی طرح سے اپنے اعمال و نیکی سے خدا تک پہونچنے کے قابل نہ رہے تھے۔ ایک صلح کا شہزادہ آ پہونچا جسنے خدا کا اور گنہگار انسان کا میل کروادیا۔ اور مفت میں راستباز ٹھہرنے کی بڑی برکت بخشی اور لعنت کو برکت سے مبدل کردیا۔

آریہ سماج لودیانہ کا سالیانہ جلسہ ۲۴ کی شام سے شبد کیرتن کے ساتھ شروع ہوا اور ۲۵ و ۲۶ دونوں دنوں میں باہر سے آئے ہوئے آریہ صاحبان کے لیکچرس ہوتے رہے۔ ہمارا بھی اس میں جانیکا اتفاق ہوا۔ رونق خاصی تھی لیکچرار صاحبان نے زیادہ تر زور برہمچرج۔ بال وستھا کا بواہ بدواہ بواہ اور استری سکشا اور ایک پنڈت صاحب نے برن آشرم اور سنیاس کے بارے میں نصیحت کی عرض کہ جتنے دکھیان ہوئے وہ ایک طرح سے ریفارمیشن کے متعلق تھے۔ جس کی ضرورت اب ہندوؤں کو معلوم ہونے لگی ہے۔ پر ہم کو بڑا تعجب ہوا کہ اگرچہ ہر ایک لیکچرار صاحب نے اپنے لیکچر کے دوران میں وید کے تمام جگت سے نرالے ہونے اور دیانند سوامی کے نبی ریفارمر ہونے کے لئے تالیاں بجوائیں اور وید کی عظمت اور شان بڑی تبلائی۔ مگر وید مقدس سے کوئی خاص تعلیم کہ جس سے کوئی آتمک لابھ سامعین کو حاصل ہوتا نہ دی اور نہ کوئی ضروری اور لازمی دہارمک پوائنٹ پیش کیا گیا جس پر کچھ چرچہ ہوتی۔ افسوس کہ دہرم کی بھوکی روحوں کو آتمک بھوجن نہ کھلایا گیا اور نہ امرت جیون کا پانی پلایا گیا۔ مگر تمام نے عام باتوں پر زور دیا اور بھارت کی درد شاہی دکھلائی الغرض مذکورہ بالا باتوں کے راگ گائے جن کا راگ سنتے سنتے اتنے برس گذر چکے ہیں۔ مگر نمونے کے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں۔ ہم

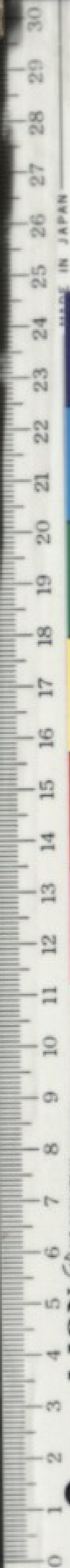
※ اور ایک پنڈت نے تمام ملکوں میں اشانتی کے نشان ثابت کر اور شانتی کی ضرورت تبلائی۔ مگر ثابت نہ کیا کہ شانتی کس طور سے اور کن باتوں سے حاصل ہوسکتی ہے جو شانتی زمین پر نہیں ہے اسلئے ایک آسمان سے شانتی کو لایا جسکے آنیکے وقت فرشتوں نے ایک حمد کا گیت گایا اور بتایا کہ اُسکے سبب سے زمین پر صلح اور شانتی آئی ہے اور وہ مسیح خداوند ہے۔

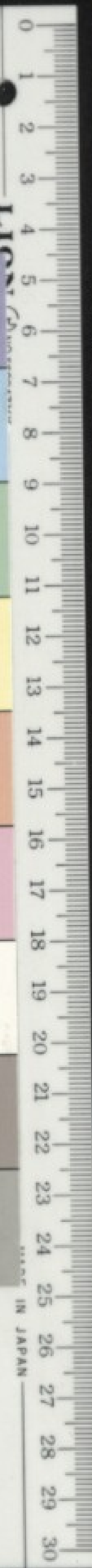
امید کرتے تھے کہ کوئی پنڈت صاحب وید مقدس میں سے ایسی عمدہ تعلیم وہدایت نکالکر سامعین کو دہارمک اور آتمک سکھشا سے مستفید کرینگے۔ مگر افسوس کہ ایسا ہرگز نہ ہوا بلکہ رام مورتی کے برہمچرج اور سوامی دیانند صاحب کا برہمچرج پیش کیا گیا۔ اور اُن کی تعریف میں خوشی کا اظہار انہوں نے کیا گیا۔ گذشتہ سال کے جلسے میں مستورات کے اور مردوں کے درمیان کچھ چکوں کا پردہ لگا دیا گیا تھا پر اب کے یہ پردہ بھی کسی قدر دور کیا گیا تھا اور عورتیں مردوں کے ساتھ ہی ایک طرف کھلے طور سے بیٹھی تھیں اور اس وجہ سے بچوں کے شور سے لیکچروں کے سننے میں حرج واقعہ ہوتا تھا بھجن گانے والے باہر سے آئے تھے اور باجوں کے ساتھ اچھے بھجن گائے گئے۔ اور ۱۹ تاریخ شام کے وقت چوڑے بازار میں شبد کیرتن گاتے ہوئے جلوس نکالا گیا تھا جس سے بڑی رونق نظر آتی تھی لالہ امراؤ سنگھ صاحب پردھان آریہ سماج کے مکان پر سماج کا جلسہ ہوا اگرچہ مکان بڑا کشادہ ہے۔ مگر ہجوم کے زیادہ ہونے کی وجہ سے جگہ تنگ معلوم ہوتی تھی۔ پاٹھ شالہ کی لڑکیوں نے بھی بھجن سنائے۔ کنیا پاٹھ شالہ کے لئے خرچ کی اپیل کی گئی۔ اس کی سالگذشتہ کی رپورٹ چھپی تھی

مشنری ریویو آف دی ورلڈ جو ایک بڑا مشہور ماہواری رسالہ ولایت سے شائع ہوتا ہے۔ اپنے جنوری نمبر میں دنیا کی پروٹسٹنٹ مشنری سوسائٹیز کا ایک بڑا نقشہ چھاپتا ہے جس میں وہ سوسائٹیوں کے سن و سال اور اُن کے چندے کی تعداد کا شمار لکھتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۷۰ سوسائٹیز دنیا کے ملکوں میں بشارت کا کام کرتی ہیں۔ اس نقشے سے پایا جاتا ہے کہ ۵۰ برس عرصے کے اندر یہ سوسائٹیز قائم ہوئی ہیں اور تب سے اب تک اُنکا کام روزبروز ترقی پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اُن کا چندہ بھی ہر سال بشارت کے کام کے لئے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جسکا شمار کروڑوں پونڈ تک ہوا ہے اور اس نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹیوں کے شروع سے اب تک لگاتار ترقی ہر ایک کام میں ہوتی رہی ہے۔ کیا آمدنی میں اور کیا بشارت کے سبب سے لوگوں کے مسیحی ہونے میں بڑی محنت سے یہ نقشہ تیار کیا گیا ہے جس سے بڑی بھاری معلومات پیدا ہوتی ہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ وہ تمام دنیا میں اپنے کلام کی بشارت پہونچا رہا ہے۔ کیونکہ عیسوی طریق نجات ایک عالمگیر اصول نجات ہے۔ اس لئے ضرور ہو کہ اُس کی اشاعت نہ صرف ایک ملک میں ہو بلکہ ضرور ہے کہ تمام ملکوں میں ہو تاکہ کوئی ملک کا باشندہ اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ کیونکہ کلام مقدس میں صاف لکھا ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ ضرور ہے کہ تمام جہاں میں یہ اعلان پہونچے جس حال میں کہ تمام جہان کے لئے صرف ایک ہی وسیلہ مقرر ہو چکا ہے۔ جس کے بغیر کوئی دوسری تجویز و طریقہ نجات دنیا کے لئے نہیں ہے۔ یہ خدا کا بندوبست ہے۔ اگر انسان کی اپنی ایجاد ہوتا تو اس طور سے تمام دنیا میں کس طرح سے پھیل سکتا؟ وہ ہرگز ایسا عالمگیر نہ ہو سکتا۔ تمام دیگر مذاہب کیوں اس طرح تمام دنیا کے ملکوں میں پھیل نہ گئے؟ اس کا سبب صرف یہ ہو سکتا ہے۔ کہ دین عیسوی کے ساتھ قادر مطلق خدا کا زور آور ہاتھ کام کر رہا ہے۔ جو اس کو تمام دنیا میں پہونچا رہا ہے جبکہ انسان کے مذہب جیوں کے تیوں اپنی اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یا صرف ایک ملک میں نشو و نما پا کر رہ جاتے ہیں۔ یہ مسیحی مذہب تمام ملکوں میں جا کر لوگوں کی حالتوں کو درست کر رہا ہے۔ یہ ہی ایک بدیہی ثبوت منجانب اللہ ہونیکا ٹھہر سکتا ہے۔ انجیل مقدس ایک زندہ کلام ہے۔ جو بیج کی طرح لوگوں کے دلوں میں بویا جاتا ہے۔ اور بے پھل لائے وہ رہ نہیں سکتا۔ بلکہ اس سے روحوں کی فصل پیدا ہوتی ہے۔ اور بے شمار روحیں تمام ممالک سے خدا کے جلال کے لئے جمع کی جاوینگی اور خدا کی بادشاہت کی ترقی ہوگی۔ اور شیطان کی سلطنت نیست و نابود ہو جاویگی۔ اور آخر کار خدا کا پاک نام جلال پاویگا۔ کیونکہ فتح خداوند کو ہے ضرور ہے کہ وہ جلال اور حشمت اور عزت کا تاج پاوے اور اس کا نام تمام روئے زمین کے ملکوں میں جلوہ گر ہو۔ اور یہ انجیل کے وسیلے سے ہوگا۔ جو اس کی حکمت سے تمام دنیا میں پہونچ رہی ہے۔

ملک چین کے شہر پیکنگ کے مشنری پادری ای ڈبلیو تھونگ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چینی پارلیمنٹ اب زور سے آمادہ ہو رہی ہے کہ اُن کے ملک سے افیون کی بلا بالکل رد کی جاوے۔ لیکن برٹش گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ابھی سنہ ۱۹۱۷ء تک اس کی بکری کا اگریمنٹ قائم رہے۔ مگر چینی اسکی مخالفت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ فوراً یہ آفت ملک سے دور کیجاوے چاہئے کہ جتنی جلدی یہ نیکی غیر ملکوں سے دور کیجاوے تو اتنا ہی بہتر ہے منافع کا خیال چھوڑ کر روحوں اور جسموں کے بڑے نقصان کا خیال مدنظر رکھ کر اس عادت کی بیخ کنی کرنی ضروری ہے۔ نہ صرف افیون بلکہ تمام قسم کے نشے جو مختلف قسم کے ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور پھیلتے جاتے ہیں دور و دفع کئے جاویں کیونکہ نشوں ہی کے ذریعے ہر قسم کی برائیاں اور خرابیاں کثرت سے پھیلتی ہیں۔

امریکن مرہٹی مشن کو سنہ ۱۹۱۰ء میں امریکہ کے مشنری بورڈ سے ۷۰۰۰۰ روپیہ اور تعلیمی کام کیلئے سرکار سے ۲۸۰۰۰ عنایت ہوئے اس مشن میں ۲۹ ولایتی مشنری ہیں۔ کلیسیاؤں کا شمار ۵۹ ہے جن میں ۱۰۰۰۰ پورے شریک ہیں۔ مسیحیوں کی کل تعداد ۲۳۰۰۰ ہے اسکول ۵۴ ہیں۔ جن میں سے ۱۱ ہائی اسکول ہیں طلبا کا شمار ۷۰۰۰ ہے چوہڑی نامے ایک چوہڑوں کی بستی تھی مگر وہ سب لوگ عیسائی ہوگئے اور اب اس کا نام کرسچن پری رکھا گیا ہے۔





تجویز پیش ہے کہ آل انڈیا مشنری کانفرنس سنہ ۱۹۱۲ء کے ماہ دسمبر میں منعقد ہو۔ اس پر بعض حضرات یہ رائے دیتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۱۵ء سے پہلے ایسی کانفرنس نہ ہونی چاہئے۔ کیونکہ کچھ مہلت ملنی چاہئے کہ ان آئندہ مضامین پر سوچا جاوے جو گذشتہ کانفرنس میں پیش ہوئے تھے۔ فی الحال کانفرنس آف مشن کونسلس ختم ہو چکی ہو جس کے متعلق ہو مضامین ہیں۔ جن پر سوچنا ہے۔ اب دعا اور سوچ کے لئے موقعہ ہونا چاہئے۔ تاکہ نہایت غور وفکر سے اور آپس کی رائے اور گفتگو سے روشنی لے اور عمدہ طور سے تیاری کرکے اچھی طرح سے کارروائی ہو سکے۔ ہم بھی اس رائے کیساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ کہ نہایت اچھا ہوگا اگر اس اثنا میں دعا و غور اس معاملے پر کیا جاوے۔ تاکہ آخرکار تمام کارروائی صحت کے ساتھ ہو سکے۔ کیونکہ ایسے ضروری کاموں میں جتنا وقت دعا اور سوچ میں لگایا جاوے۔ اتنا ہی اچھا ہے

ریویو

تقویت الایمان۔ اس نام کا ایک رسالہ۔ پادری ٹامس ہاول صاحب بشیر پاسٹر کلیسیا چرچ اوف انگلینڈ لاہور نے تصنیف کیا ہے۔ اس میں خدا کے تجسم و خداوند المسیح کی الوہیت کے ثبوت بڑی خوبی کیساتھ دیئے ہیں۔ اور بائبل مقدس کی بہت سی آیتوں سے اور عقلی دلیلوں سے عمدہ ثبوت دیا ہے اور ساتھ ہی قرآن کی آیتوں سے المسیح کی الوہیت اور ذات الٰہی کے ہونے کو دکھلایا ہے۔ اور سورہ بقر ۲ رکوع ۴ کی آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ کا المسیح کی ذات انسانی میں ظہور کرنے کی وجہ سے سجدہ کرنے کا حکم صادق ٹھہرنے کی دلیل نکالی ہے۔ لائق و فائق پادری صاحب نے بڑے عمدہ طریق سے اس نہایت عمیق اور دقیق مسئلہ کا بیان بڑی خوبی کے ساتھ کیا ہے جو خاصکر ہمارے منادوں کے مطالعہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کی قیمت ۲ آنے ہے جو مصنف سے مل سکتا ہے۔

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو دغاباز اعرابیوں نے نہایت بے رحمی سے قتل کیا تھا جس سال کا ہم ذکر کر رہے ہیں اُس میں بھی بعینہ اس قسم کا ایک واقعہ پیش آیا یعنی ۳۰ مسلمانوں کی ایک جماعت پر فدک کے رستہ میں دشمن نے حملہ کیا اُن میں سے صرف اس جماعت کا ایک سردار بچا باقی سب قتل کئے گئے۔ ملاحظہ ہو لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اقول۔ لڑائی میں اکثر ایسا ہوتا ہے کبھی ایک فتحیاب نکلتا ہے اور کبھی دوسرا اس میں شک نہیں کہ بہت سے مسلمانوں کی جانیں عربیوں نے برباد کیں۔ مگر یہ تمام آپس کی مقابلے کی باتیں ہیں۔ دین کا ایسی باتوں میں کیا دخل ہے۔ جب مقابلہ ہوتا ہے تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے جس کو زور میں زیادتی ہوئی۔ وہ غالب آجاتا ہے۔ جس طرح سے کسی کا قابو چلتا ہے۔ وہ دوسرے کو شکست پہونچاتا ہے قتل کرتا ہے۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ قریش بھی تو بڑی بیدردی سے قتل کئے جاتے تھے۔

قولہ۔ ہاں اب یہ بات ضرور تھی کہ چونکہ مسلمانوں کے ساتھ نصرت آلہی شامل تھی۔ اس لئے دشمنوں پر ایک آلہی رعب قائم ہو گیا۔ اور جن مسلمانوں کو پہلے معمولی شکار سمجھا جاتا تھا اب ان سے ہیبت معلوم ہوتی تھی۔

اقول۔ اس کی وجہ کہ رعب مسلمانوں کا دیگر عرب کے قوموں پر پڑا سوا اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں نے بڑی سرگرمی سے حملوں پر حملے اور چڑھائی پر چڑھائی کرکے ان تمام مخالف اقوام کا ناک میں دم کر دیا تھا۔ اور عربوں کی نسبیاں بہادری تھیں اور لڑتے لڑتے اور شکست کھاتے کھاتے وہ زیر ہوگئے تھے تو خود ہی مسلمانوں کا رعب ان پر پڑنا تھا ورنہ اور کوئی بات نہ تھی۔ تاہم جب اُن کا داؤ چلتا تھا وہ کوئی ڈھیل نہ کرتے تھے۔ مسلمانوں کا نقصان کثیر اسباب کی دلیل ہے۔

قولہ۔ اس کی تشریح کی وضاحت کے لئے ہم الحرث بن عوف کی بیان کردہ روایت ذیل میں دیتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جمیل بن نویرہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ خبر لایا کہ عینیہ جو محاصرہ مدینہ کے وقت بدوؤں کا سرغنہ تھا اب پھر بعض دوسرے صحرائی قبائل کیساتھ مکہ مدینہ یا اس کے مضافات پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے مشورہ کیا اور تین سو آدمیوں کا ایک دستہ بشیر بن سعد کے ماتحت اس طرف روانہ کیا۔ اس فوج نے صبح ہوتے ہی اُن پر دھاوا بول دیا۔ اور جب دشمن کو مسلمانوں کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ ہر طرف جہاں کسی کے سینگ سمائے بھاگ نکلے۔ اُن کا سرغنہ عینیہ بھی بھاگ کھڑا ہوا اور مسلمان مظفر و منصور ہو کر دو قیدی لے کر واپس آئے۔ جب عینیہ سراسیمہ و پریشان پوری تیزی سے بھاگا جا رہا تھا تو راستے میں اسے الحرث بن عوف ملا۔ مو خرالذکر نے اس کو ٹھہرنے کے لئے کہا لیکن عینیہ نے پھولی ہوئی آواز سے جواب دیا "میں نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ میرے تعاقب کنندہ میرے پیچھے آرہے ہیں"۔ الحرث نے کہا "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو اب ہر جگہ مخالفت کا سر نیچا کر دیا ہے۔ تم کب تک اس کا مقابلہ کرتے رہوگے"۔ بھلا اس سوال کا جواب دینے کی کس کو فرصت تھی عینیہ اب تک دور نکل چکا تھا۔ الحرث بیان کرتا ہے کہ میں وہاں دوپہر سے مغرب تک ٹھہرا رہا لیکن مجھے کوئی تعاقب کنندہ نظر نہ آیا (زاد المعاد جلد اول صفحہ ۴۰۸) اور اصل مسلمانوں کو خوف تھا جو اس بھگوڑے سردار کا تعاقب کر رہا تھا۔

باقی آئندہ



اقتباس

ایک لنگڑے کوڑھی کا بیان

سی۔ ایم ۔ ایس ۔ کے پادری ولکس صاحب جو چین میں کوڑھیوں کے درمیان کام کرتے ہیں ۔ ایک کوڑھی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ باوجودیکہ وہ نہایت دکھی اور لاچار ہے یہاں تک کہ ایک ٹانگ بھی اُس کی جاتی رہی ۔ اور دونوں ہاتھ ایسے بگڑ گئے ہیں کہ بہ مشکل اُن سے کام ہوسکتا ہے اور علاوہ اس کے وہ بہت ضعیف ہے ۔ تو بھی وہ خدا کے جلال کے واسطے بہت کچھ کرتا ہے ۔ کچھ دن ہوئے کہ وہ ایک گٹھڑی انجیلوں سے بھری ہوئی دیہات میں لے گیا ۔ اور تین ہفتے میں ان سب کو بیچ کر ۱۲ کیش نقد کمائے ۔ ایک کیش بہت ہی کم قیمت کا ہوتا ہے ۔ ان کتابوں میں سب سے بڑی قیمت کی کتاب ۔ ۱ کیش کی ہے ۔ اور زیادہ تر ان میں ۲ کیش کی قیمت کی کتابیں ہیں ۔ پر خیال کیجئے کہ کتنی محنت اور مشقت سے اُس نے جو غریب لنگڑا کوڑھی تھا ۔ اتنا کام کیا

آر ۔ ٹی ۔ مخزن مسیح ۔

اگر ایک کوڑھی ایسا کام کرسکتا ہے تو کتنا زیادہ تندرست آدمی نہیں کرسکتے ۔ مگر محبت کی بھرپور زندگی سے ہوسکتا ہے اور یہ روح القدس سے بھرے ہوئے لوگوں کی محنت کش زندگی سے ہوسکتا ہے ۔ جو سچے ایماندار کا نشان ہے ۔

ایڈیٹر

گذشتہ ہفتہ بشپ وارن صاحب نے ضلع دہلی میں مشن کے کام کا ملاحظہ کیا اور ۵۵ اشخاص کو بپتسمہ دیا یہ سب تعلیم پائے ہوئے تھے اور مسیح کو قبول کرنے کیلئے تیار تھے ۔

مراسلات

صلیب کا بہادر

رات کی تاریکی بدستور قائم تھی ۔ اگرچہ طوفان کا زور کم ہوچکا تھا تاہم کالی گھٹا کے آثار کچھ کچھ بجلیوں کا سماں پیدا کئے جاتے تھے ۔

یہ دونو نوجوان چلتے چلتے ہرسیٹ کی مغربی اطراف میں پہونچ گئے ۔ جہاں پر گھنے دار زیتون کے درختوں نے ہیڈ فیلڈ کے مینار کی روشنی کو اپنی سبز گھنی دار شاخوں سے چھپا لیا تھا ۔ گو کہ یہ مینار اس کے بالکل قریب تھا تو بھی بلند ٹیلیوں اور شور گرداب گھاٹیوں سے دور معلوم ہوتا تھا ۔ مگر جس راہ یہ دونو جوان جارہے تھے ۔ وہ گھوم کر اسی ہیڈ فیلڈ کو آتا تھا ۔

گارلٹ ۔ ڈیر سالٹ کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ اب ہم کس مقام پر پہونچ گئے ہیں ۔

سالٹ ۔ (چاروں طرف دیکھ کر) آف ۔ رات کی تاریکی ہے یا گنہگاروں کے گناہوں کی ظلمت ۔ میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ ہم کہاں پر ہیں ۔ گارلٹ وہ سامنے کالا سا ٹیلہ ہے یا کوئی درخت ۔

گارلٹ ۔ نظر کچھ کام نہیں کرتی ۔ ٹیلہ ہوگا یا درخت ۔ مگر کوئی بے جان چیز ضرور ہے ۔ خواہ معدنیات میں سے ہو یا نباتات میں سے ۔

سالٹ ۔ تو خیر ۔ مگر ہاں نہ معلوم طور سے ہم اندھوں کی طرح کدھر بڑھے جارہے ہیں ۔ کروس فیلڈ کی خانقاہ تو اتنی دور نہ تھی ۔ رات کا بہت سا حصہ گذر چکا ۔ سردی کی شدت اس بات کی شاہد ہے کہ لیڈی شب نے دوسری بلکہ تیسری منزل میں قیام کرلیا ہے ۔ تھوڑی دیر میں اینڈیس کی آواز سنائی دینے لگیگی ۔ خدا کی آزاد مخلوق اپنے آشیانوں سے نکل پڑے گی ۔ سرخاب نے تو غم کی رات کاٹی مگر ہم کروس فیلڈ سے کچھ ایسے جدا ہوئے کہ ان کی پیاری صورت دیکھنی نہ معلوم ۔

گارلٹ ۔ سالٹ ٹھہرو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ تو شاہ بلوط کا ہے ۔ جسے ہم ٹیلہ یا درخت خیال کرتے تھے ۔ اوہو ہم تو ہیڈ فیلڈ کو جارہے ہیں ۔

سالٹ تمہارا قیاس غلط نکلا ۔ میری سمجھ پر پتھر پڑ گئے ۔ گارلٹ تم نے ناحق اس اندھیری رات میں بلوط کے درختوں کی پناہ کو حقیر جانا ۔ تم نے مجھے چلنے پر مجبور کیا ۔ اب دیکھ لینا رات کی تاریکی کس قدر جلد ہی سدراہ نکلی ۔

گارلٹ ۔ مجھے الزام نہ دو ۔ گو کہ یہ فتور میری جلد بازی سے پڑا ۔ تو بھی ہم دونوں کا قیاس تو یہی تھا کہ فیتھ ورد کے میدان کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں ۔ جہاں سے کروس فیلڈ بالکل نزدیک ہے ۔

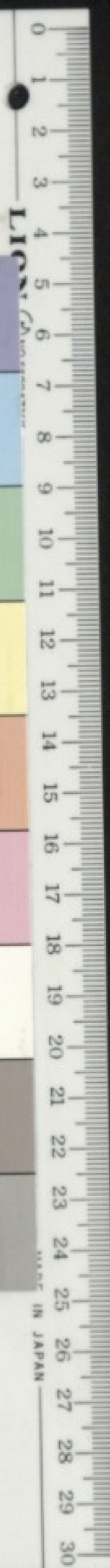
سالٹ ۔ اچھا اب کیا ہو سکتا ہے ۔ آؤ ہم واپس چلیں ۔ ایسا نہ ہو صبح ہوتے ہی ابلیس کے قابو میں پڑ جائیں ۔

گارلٹ ۔ لوٹو ۔ جلد لوٹو ۔ ہمارا واپس لوٹنا کسی پناہ کے مقام میں چھپ رہنے سے بہتر ہوگا ۔

آواز ۔ ٹھہرو ٹھہرو ۔ تمہارا واپس لوٹنا ٹھہرے رہنے سے بہتر نہیں ۔

اس آواز کے سنتے ہی دونو نوجوان ڈر گئے ۔ ہاتھ پاؤں پھول گئے ۔ بدن کانپنے لگا ۔ مگر گارلٹ نے خود ہی سنبھالے اور کہا سالٹ ہوشیار ہوجاؤ ہمیں دشمن کا مقابلہ کرنا ہے ہمیں اب اپنی طاقت آزمائی ہے ۔

وہ شخص جس نے یہ آواز دی تھی اب بالکل قریب آگیا تھا اس کے ہاتھ میں ایک تلوار تھی جس کی چمک اندھیری رات میں بجلی کا سماں پیدا کررہی تھی ۔ بائیں ہاتھ میں ڈھال تھی جس پر ابلیس کی تصویر منقش تھی ۔ گو کہ قد اس شخص کا دراز تھا ۔ مگر چہرہ پر شرارت نمایاں تھی ۔ آنکھیں عشرت کے خمار سے مخمور تھیں چال مستانہ جس سے بانکپن کا اندازہ پایا جاتا تھا ۔ گارلٹ نے حقارت کی اور جوش کی نظروں سے اُس شخص کو دیکھا اور کہا ۔



سر آغا خاں کے ہندو مرید
اور
اُن کے محمدی بھائی

سر آغا خاں کے نام نامی کی شہرت تو اکثر سنی تھی لیکن اب ہندوستان سے معلوم ہوا کہ وہ صرف ایک عالم فاضل اور معزز محمدی ہونے کے علاوہ ہندوؤں کی ایک بڑی جماعت کے خدا بھی ہیں۔ جو درحقیقت اُن کو اپنا پیشوا تصور کرتے ہیں یہ لوگ شمسی ہندو یا آغا خانی ہندو کہلاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے چنانچہ صرف صوبہ پنجاب میں کوئی پچیس ہزار تک بتائی جاتی ہے۔ معلوم نہیں سندھ اور بمبئی میں اُن کے مرید کتنے ہونگے۔ یہ سُن کر سخت رنج اور حیرانی ہوئی کہ ہندو ہو کر وہ کس طرح ایک محمدی آدمی کو اپنا خدا مانتے اور اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور طرفہ اس پر یہ کہ سر آغا خاں اپنے ہندو مریدوں کی دنیاوی بہتری اور بہبودی کے واسطے کچھ نہیں کرتے۔ بلکہ جو کوئی اُن کا مرید بنتا ہے اُس سے آٹھواں یا دسواں حصّہ اس کی آمدنی کا لے لیتے ہیں۔ ان مریدوں سے ان کو لاکھوں روپے سالانہ وصول ہوتے ہیں۔ اور اس زرِ کثیر کو اپنے محمدی بھائیوں کی دنیوی بہتری میں صرف کرتے ہیں محمدی لوگ انگریز۔ پارسی وغیرہ ان کے ساتھ آسانی سے ملاقات کرتے ہیں۔ لیکن بیچارے مریدوں کو اُن کے درشن کرنا ایک مشکل امر ہے۔ بغیر چڑھاوے کے ان سے ملنا محال۔ تس پر بھی ایک کثیر التعداد افراد کی جماعت جس میں کئی ایک تعلیم یافتہ بھی ہیں ان کے مرید ہیں۔

اگر ہم اس کا سبب دریافت کرنے کے لئے کچھ تہ کی طرف چلیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ تعجب کی کوئی بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے دل میں روحانی پیاس کم و بیش ہوتی ہے۔ وہ اس پیاس کو بجھانے کے لئے کئی طرح کوشش کرتا ہے۔ اب قوم ہندوستانی کے افراد کے آگے جو وسائل اس پیاس کے بجھانے کے پیش کئے گئے وہ کامل نہ اترے اور ان کی پیاس نہ بجھا سکے۔ اسی سبب سے وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ہر طرف دوڑنے لگے۔ جیسے ڈوبتا آدمی ہر کسی چیز کی طرف بھی ہاتھ مارتا ہے کہ شاید یہی بچا سکے۔ اگر تواریخ کی طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہندو قوم کے افراد خوان یغما کی روٹیوں کے مثل ہیں۔ کہ جو چاہے اٹھائے جاوے۔ چنانچہ ساکی منی یا گوتم اٹھا تو کروڑوں اُس کے پیرو ہو گئے۔ جین مت اٹھا تو لاکھوں اسی کے معتقد بنگئے۔ پھر عرب سے محمدی تلوار پکڑ کر آئے۔ اور کوئی ایک ثلث ہندو محمد صاحب کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ اور اب ایسا سر آغا خاں کے پیچھے لاکھوں لگ گئے۔

ان سب واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہندو مذہب میں جان اور روحانی اثر تو ہے ہی نہیں۔ اور اگر ہے تو بہت کم۔ بھوسے کی طرح جس طرف کی ہوا آئی اسی کے ساتھ اُڑ گئے۔ اور اب یہ مذہب نیستی کی طرف بہا چلا جاتا ہے۔ قیام اسے ہے نہیں آریہ سماج والے کوشش تو کر رہے ہیں کہ شمسی ہندوؤں کو سر آغا خاں کی عقیدتمندی سے ہٹا کر پھر ہندو جاتی کی گود میں لائیں۔ لیکن یہاں افسوس کی بات ہے کہ اس ہندو جاتی والدہ صاحبہ کے پاس بچوں کی پیاس بجھانے کا پانی اور بھوک مٹانے کی روٹی ندارد ہے۔ آریہ سماج والے اس عورت کی طرح جس نے قحط کے وقت اپنی ہنڈیا میں کنکر ڈالکر اس میں چمچ ڈال ڈالکر اپنے بچوں کو کئی دنوں تک سمبھال رکھا تھا۔ ہندو لوگوں کو سمبھالنا چاہتے ہیں لیکن ان بچوں کو اب معلوم ہو گیا کہ ہنڈیا میں صرف کنکر ہی ہیں۔ اب اُن کی کوشش کچھ ایسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے مہاراجہ پرتھی راج نے شہاب الدین غوری سے دوسری لڑائی میں شکست کھا کر کوشش کی تھی کہ اپنی تتر بتر سپاہ کو جمع کر کے پھر لڑائی کرے لیکن آپ ہی مارا گیا۔ ایمان کی مضبوطی اور صداقت کے اظہار کی طرف دیکھا جائے تو ہمارے محمدی بھائیوں میں بھی ایک ستم فاش دیکھا جا رہا ہے۔ کہ باوجود کتابوں کے جانتے اور ایمان کی مخالفت کے بھی لاکھوں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہو گئے۔ اور اُن کے بیان کے بموجب اُن کی تعداد چار لاکھ سے کچھ زائد ہے۔ اور وہ سب اُن کو مہدی اور مسیح ماننے لگے۔ حالانکہ انجیل شریف اور قرآن شریف سے اس کا مسیح ہونا ثابت نہوا۔ بلکہ ایک جھوٹا مسیح اور نبی۔ اور اب سینکڑوں محمدی سر آغا خاں کے پرستار بنے ہوئے ہیں۔ ہندوؤں اور محمدیوں کے مقابلے میں اگر ہم ہندوستانی مسیحی کلیسیا کی طرف دیکھیں تو یہ گروہ باقی دونوں گروہوں سے ہر طرح ایک چٹان کی طرح سخت اور مستقل ثابت ہو رہا ہے۔ اور یہ لوگ جھوٹے نبیوں اور نقلی مسیح کے پیچھے نہ لگے۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ ان میں کئی ایک اَن پڑھ۔ کم علم اور کمزور بھی ہیں۔ لیکن سبب یہ ہے کہ ان میں روحانی زندگی ہے۔ اور یہ مقدم الذکر دونوں گروہوں میں یہ مفقود ہے۔ اب اسی معاملے کے دوسرے پہلو پر دیکھئے۔ کہ محمدی لوگ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی ایک واحد خدا کو ماننے والے ہیں۔ اور وہ مسیحیوں کو بھی مشرک قرار دیتے ہیں (جن سے ان کے گروہ نے واحد خدا کی ایک ذرا سی پہچان سیکھی) ہر محمدی بھائی اس بات کو جانتا ہے۔ کہ سر آغا خاں ہماری طرح محض ایک انسان ہے لیکن وہ اپنے تئیں ایک بڑے گروہ کے پیشوا بنائے ہوئے ہیں محمدی شریعت کے بموجب اُن پر کفر کا فتویٰ صادر کرنا واجب تھا۔ ضروری تھا کہ اس وجہ سے محمدی لوگ اُن کی طرف توجہ نہ دیتے۔ لیکن یہاں معاملہ تو بالکل دگرگوں ہو رہا ہے توجہ نہ دینی تو کیا اُن کا وجود اس گروہ کے لئے بڑا فخر کا باعث ہو رہا ہے سبب ظاہر ہے کہ وہ بہت عالم معزز اور سب سے بڑی بات یہ کہ بہت دولتمند ہیں۔ اپنا روپیہ اور لیاقتیں اپنے محمدی بھائیوں کی دنیوی بہبودی میں خرچ کرتے ہیں۔ ہر کہیں ان کا بڑی خوشی سے شان و شکوہ کیساتھ ان کا استقبال ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں ہزاروں طوائف اور کنچنیاں ہیں۔ جو شب و روز بدکاری کرتیں اور ملک کو گندہ اور غارت کرتی جا رہی ہیں۔ لیکن وہ سب پکے

مسلمان مانے جاتے ہیں۔ اور میں نے سنا ہے کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایسی ہی کوئی بدکارہ بہت امیر ہو جاتی ہے اور اپنے سینے میں مسلمانی غیرت رکھتے ہوئے ثواب کمانے اور عاقبت سدھارنے کے لئے مسجد بنا دیتی ہے۔ بعض لوگ اس میں نماز پڑھتے ملاں صاحب روزی کماتے۔ اسی طرح اگر سر آغا خاں کی پریذیڈنسی بسینٹ کا روپیہ مسلم یونیورسٹی یا لنڈن میں عالیشان مسجد بنانے میں صرف ہوتا ہے تو کیا عجب۔ لیکن صاف آشکارہ ہے کہ یہ دونوں باتیں راستی سے بہت بعید ہیں۔

آریہ سماج کی اعلیٰ تعلیمات میں سے:-

مشتے نمونہ از خروارے۔

۲ مارچ کے ہندوستان صفحہ ۱۰ پر "سر آغا خاں کے ہندو مریدوں سے لاہور میں ملاقات" کے عنوان سے ایک دلچسپ مضمون ایک غیرت مند آریہ نے شائع کروایا ہے۔ جس میں اُس نے جرأت میں آ کر سر آغا خاں کے مریدوں کے ساتھ بڑی حکمت عملی کے ساتھ گفتگو کر کے ان کے کئی ایک دستوروں اور اصولوں کو معلوم کر لیا۔ اور پبلک کو اُن پر روشنی دکھائی اس میں ناظرین کی توجہ کے لائق یہ امر ہے کہ ان مہاشہ نے باوجود ایک غیرت مند اور پختہ ایمان والے آریہ ہونے کے اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہا۔ جب اُن کی مبارک چند نامی ایک نوجوان طالب علم کیساتھ گفتگو ہوئی تو اُسکے اختتام پر مبارک چند نے کہا آپ آریہ سماجی معلوم ہوتے ہیں۔ میں آپ سے زیادہ گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ مہاشہ۔ بہت بہتر میں آپ کا مشکور ہوں تا آپ نے مجھے کافی گفتگو کا موقعہ دیا۔ مگر مجھے سخت رنج ہے کہ آپ تعلیم یافتہ ہو کر بھی ایک مسلمان کے مادی اور روحانی غلام ہیں۔

مبارک چند۔ آپ کو آریہ سماج مبارک اور مجھے سر آغا خاں

اس تھوڑے سے اقتباس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ مہاشہ ضرور آریہ سماجی تھے۔ اگر نہ ہوتے تو مبارک چند کے کہنے کی تردید کر دیتے کہ میں آریہ سماجی نہیں بلکہ سناتن دھرمی ہوں۔

اس کے بعد مال روڈ پر جب اُنکی ایک اور شمسی ہندو سے ملاقات ہوئی۔ تو جب اُس نے دوران گفتگو میں اُن سے پوچھا آپ آریہ سماجی ہیں یا سناتن دھرمی تو انہوں نے جواب دیا۔ "سناتن دھرمی"۔ یہ ان کا ایک سراسر جھوٹ تھا کہ آریہ ہو کر اپنے آپ کو سناتن دھرمی کہا اور حالانکہ وہ آغا خانی بننا نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ اُن کے مریدوں کو آریہ پارٹی میں لانے کی فکر میں ہیں۔ تو بھی ایک جھوٹ بات کہی یعنی یہ کہ میں سر آغا خاں کا مرید بننا چاہتا ہوں۔ پھر جب رائے بوڑا لال صاحب کوٹھی میں لے آئے تو میں نے اپنا سر اُن کے قدموں پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے میرا سر اُٹھا کر کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ مہاشہ۔ آپ کے قدموں میں آنا چاہتا ہوں۔ رائے صاحب۔ آپ نے ہم لوگوں کا کیا دیکھا ہے؟ مہاشہ۔ مجھے آپ کے صاحب پر سچا عقیدہ ہو چکا ہے ...... رائے صاحب۔ ہندو لوگ کہیں گے تمہارا پیر مسلمان ہے۔ مہاشہ۔ میں اس معاملہ میں اپنا فائدہ بہتر سمجھتا ہوں۔ رائے صاحب۔ تمہارا پہلا عقیدہ آریہ سماجی ہے؟ مہاشہ۔ میں سناتن دھرمی ہوں.... رائے صاحب تمہاری بیوی کہاں ہے؟ مہاشہ۔ ساتھ لایا ہوں حکم دیں تو کوٹھی میں حاضر کروں۔ رائے صاحب آج یا کل سر آغا خاں کے آگے تم کو معہ بیوی کے پیش کیا جائیگا۔ ان اقتباسات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ آریہ سماجی ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنے آپ کو شمسی ہندوؤں کے آگے اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لئے سناتن دھرمی کہا۔ نام پوچھنے پر خوشحال چند بتایا۔ پھر سر آغا خاں کا مرید بننے کی خواہش جھوٹ موٹ ظاہر کی۔ اپنی بیوی کو بھی لانے کا وعدہ کیا۔ اس طرح سے وہ اپنے بیان کے بموجب حکمت عملی کرنے والے بنے۔ لیکن جب ہم نے اس حکمت عملی کو راستی کی عینک سے دیکھا تو صاف دھوکا فریب جھوٹ۔ دغا دکھائی دیا۔ کوئی گناہ چاہے کتنی ہی بھلائی کی خاطر کیا جائے وہ گناہ ہی رہتا ہے اور پیر صادق کے آگے ایک مکروہ چیز۔ اُمید غالب ہے کہ ان کی اس حکمت عملی کو آریہ سماجی پرشوں نے وقعت کی نظر سے دیکھا ہوگا اور اُس کو بہت سراہا ہوگا۔ شاید کسی آنکھوں والے آزاد خیال آریہ نے ہمارے ہمخیال ہو کر اپنے دل میں اُسے مذموم بھی کیا ہو۔ لیکن وہ حکمتی صاحب تو اپنے گرو سوامی دیانند صاحب کے تو لائق مرید ثابت ہوئے۔ اگر وہ اس وقت یہاں زندہ ہوتے تو ان مہاشہ کی اس حکمت عملی کے واسطے ضرور پیٹھ ٹھونکتے اور بہت شاباشی دیتے۔ کیونکہ اُنکی تعلیم ایسی ہی ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے اڈیشن کے صفحہ ۲۰۰ پر آپ شنکر اچاریہ اور ویدانت مت کا بیان کرتے وقت لکھتے ہیں۔ "اب اس میں بیچارنا چاہئے کہ جیو برہم کی ایکتا اور جگت متھیا شنکر اچارج کا نج مت تھا تو وہ اچھا مت نہیں اور جینیوں کے کھنڈن کے لئے اس مت کو سویکار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے۔" گویا کہ سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر شنکر اچارج جی صدق دل سے ویدانت مت کی تعلیم کو مانتے رہے ہوں۔ تب تو یہ خراب بات ہے لیکن اگر مکاری سے اور محض اپنے مخالفوں کو شکست دینے کیلئے اُنہوں نے اپنے دلی عقائد کے خلاف یہ مت قبول کر لیا ہو تو یہ اچھی بات ہے۔ پھر اسی اڈیشن کے صفحہ ۱۹۰ پر ہدایت دی ہے "شتروؤں کو دھوکا دینے سے جیت ہوتی ہو تو ایسا ہی کرنا"۔ اسی طرح اُن کے چیلوں کا بھی حال ہے۔ چنانچہ لالہ روشن لال بی۔ اے نے جو آریہ سماج کے لیڈنگ ممبر ہیں۔ ایک مجمع میں کہا کہ سماج کی رکھشا کے لئے وہ جھوٹ بولنا تو کیا چوری تک کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ آریہ سماج اپنے اصل روپ میں صفحہ ۴

اے ہمارے عزیز آریہ سماجی بھائیو۔ کیا انہی فضیلتوں کو رکھتے ہوئے آپ ہمیں زور سے کہتے ہو کہ یسوع مسیح کو چھوڑ دو اور ہماری منڈلی میں شریک ہو جاؤ۔

اس مختصر سی تحریر سے ثابت ہوا کہ سوامی صاحب کامل گرو ہرگز نہ تھے۔ اور جب خود کامل نہ تھے تو اپنے



مریدوں کو گویا کامل کر سکتے ہیں۔ بلکہ جو انکی تقلید کرے گا وہ ضرور اخلاقی و روحانی پستی کی طرف جاویگا۔

لہذا آپ لوگوں کو ایک کامل راستباز منجات دہندہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور وہ ہمارا منجات دہندہ و پیارا خداوند یسوع مسیح ہے جو خود کامل راستباز ہے اور پھر اپنے پیرووں کو اپنی طرف کامل کرنے کے لئے پاک روح عطا کرتا ہے۔ اور سب کو پاک کر کے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یسوع مسیح کا کیرکٹر اور تعلیم معلوم کرنے کے لئے دیکھ لیویں۔ انجیل شریف اور اس کے مقلدوں کا کیرکٹر معلوم کرنے کے لئے ملاحظہ کریں تواریخ کلیسیا اور انصاف کی خوردبین سے حال کے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کے چال چلن کا مقابلہ کر لیویں اور جو حق ہے اُسے قبول کریں۔

الراقم اپنے ملک کے لوگوں کا خیرخواہ ۔ کرپا مسیح فتح گڑھ۔

ایک عجیب خواب

تاریخ ۶ مارچ روز چہارشنبہ کے شب کو دس بج چکے تھے اور میں بیٹھا ہوا ایک کتاب بنام جنگ مقدس کی جس سے ہر مسیحی واقف ہوگا تلاوت کر رہا تھا اور وقتاً فوقتاً یہی خیال دل میں چکریں مار رہا تھا کہ مجھے بھی اُس ابلیس سے لڑائی لڑنی ہے کہ میں اپنے دشمنوں سے کشتی لڑ رہا ہوں مگر آخرت کا زمانہ کیا ہی خوفناک ہوگا اور جگہ بجگہ لڑائیاں برپا رہیں گی۔ کہ ہماری حالت کیا اور کیسی ہوگی اور کہ دنیا کی باتوں پہ دل لگانے والا کیسا احمق ٹھہرتا ہے؟ جب میں انہیں خیالات میں موجزن تھا تو یکایک مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو رہا۔ کچھ دیر بعد میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ:-

میں اور میرا بھائی اور ایک اور مسیحی برادر ہم تینوں مل کر گیند بلا کھیل رہے ہیں۔ آفتاب فلک پر سے اپنی تیزی دکھا رہا ہے اور ہم کھیل میں بالکل مشغول ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ متواتر تین گھنٹے ہو گئے اور ہم اسی استقلالی سے بجے ہوئے ہیں اور بڑی دلچسپی سے کھیل رہے ہیں۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرا بھائی اور وہ تیسرا شخص دونوں سکوت کے عالم میں کھڑے ہیں اور میں بھی بعوض اُس کے کہ اُن سے سبب دریافت کروں۔ خود بہ حواس و پریشاں جیوں کا تیوں کھڑا رہا۔ یکایک آفتاب غائب ہوگیا تاریکی کا پردہ تمام روئے زمین پر چھا گیا۔ ستارے نمودار ہو گئے۔ اور مجھے کپکپی سی لگ گئی۔ ہم حیران کھڑے ایک دوسرے کا منہہ تکا کئے۔

تیسرا شخص ۔ (ہم دونوں سے) دیکھئے! وہ ستارے گر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں چاروں جانب نگاہِ غور سے دیکھا اور اپنے بھائی کو تکنے لگا۔ اور پھر تیسرے کی طرف مخاطب ہو کر کہا اور میں کیسی آواز سنے میں آئی۔

بھائی ۔ اوہو ہو! یہ تو بڑی بھاری آندھی آرہی ہے۔

میں (تیسرے شخص سے) بھائی سلام!! خدا حافظ۔ نہیں معلوم کیا ہوگا۔ آپ اب اپنے گھر جائیں۔ ہمارے قصوروں کو معاف کریں۔

وہ آداب بجا لا کر اپنے گھر کو روانہ ہوا اور ہم دونوں بھائی اپنے کمرے میں آکر دعا مانگنے لگے۔ اور بعدہٗ اپنے اپنے بستر کو گئے کہ اپنی اپنی روحوں کو خدا کے حوالہ کریں۔ اور جب میری آنکھیں کھلیں تو میں نے جانا کہ یہ خواب تھا۔

اب ناظرین نور افشاں کیا یہ بہتر نہ ہوگا ہم سب ملکر اسکے اندرونی معنی کو دریافت کریں اور اپنے اپنے واسطے تعلیم اخذ کریں؟

میری دانست میں آفتاب جو تمام عالم کو روشن کئے ہوئے تھا۔ فی زمانہ کی دنیوی ترقیات کے مشابہ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ طرح طرح کی ایجادیں اور عجیب عجیب چیزیں ظہور میں آتی ہیں۔ یا یوں کہیں کہ ترقی کا آفتاب اس زمانہ کے فلک پر بڑے رعب و تاب سے جلوہ گر ہے۔

پھر جو ہم کھیل میں بہت ہی مشغول تھے سو گویا اس بات کی تشبیہہ ہے کہ ہم لوگ دنیا کے جال یعنی طرح طرح کی فکروں اور الجھنوں میں ایسے لگے ہیں کہ بیش قیمت وقت کو بیفائدہ ضایع کر رہے ہیں۔ اور آخرت و قیامت کا کچھ خیال ہی نہیں کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یک بیک قیامت آہی جاتی ہے۔

پس ہم ہر وقت بیدار و ہوشیار رہیں اور آئندہ عدالت کے فکرمند ہوں تاکہ اختتام بالخیر ہو۔ آمین

از طلب جون ۔ فلفوس ۔ بی ایم ۔ ایس ۔ بانکی پور

ہول انڈیا کے مشنری صاحبان سے التماس

عالیجاہا ۔ میں ایس ۔ پی ۔ جی اور کیمبرج مشن دہلی کے مشنری صاحبان سے دینی تعلیم یافتہ آدمی ہوں۔ اور ڈیوینٹی کالج لاہور میں بھی جو نیر درجہ تک تعلیم حاصل کی ہے۔ اسناد بندہ کے پاس موجود ہیں۔ عرصہ پانچ سال سے میں برابر اُردو زبان میں پیچری کا کام کرتا چلا آرہا ہوں۔ آخری ملازمت میری ۲۱ جنوری ۱۹۱۱ء کو شہر بمبئی میں ختم ہوئی ہے اور جیسا میں نے دہلی اور بمبئی میں کام کیا ہے۔ وہ میرے سارٹیفکیٹوں کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتا ۔ اور بوقت طلبی کے میں پیش یا ارسال کر سکتا ہوں۔ میں بہت ہی غریب اور کثیر العیال آدمی ہوں۔ میری چار لڑکیاں ہیں اور چاروں تعلیم پا رہی ہیں۔ سب سے چھوٹی کی عمر سات برس کی ہے اور اس وقت میری عمر تقریباً ۴۰ سال کی ہوگی۔ میں ہر ایک کام کر سکتا ہوں اور پوری تندرستی بھی خدا نے مجھ کو عطا فرمائی ہے۔ مجھ کو بمبئی میں ۔۔۔ تنخواہ ملتی رہی ہے۔ آج کل میں دہلی میں بیکار بیٹھا ہوں۔ اگر کسی صاحب کے پاس میرے لائق پیچری کا کام ہو تو براہ مہربانی جلد

بندہ کو طلب فرمائے۔ چونکہ مہنگا سماں ہے اور مجھ میں زیادہ بیکار بیٹھے رہنے کی گنجائش نہیں ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا عرض کرتا ہوں کہ جلدی میرے لئے کام کا انتظام فرمایا جاوے اور اگر کچھ خط و کتابت کے وسیلے سے زیادہ دریافت طلب امر ہو تو بندہ کا پتہ یہ ہے۔ ایس۔ پی جی مشن دہلی پرس۔ غلام مسیح بشیر انجیل جلیل۔ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۱۱ء

از پیشگاہ گورنمنٹ عالیہ پنجاب وغیرہ

اشتہار عام

بنام جملہ زمینداران و دوکانداران و کمیان سکنائے دیہات ملک پنجاب۔

از آنجا کہ دستور ایسا جاری ہے کہ سرکاری ملازمان دورہ کے وقت میں کبھی کبھی سامان رسد وغیرہ کا مفت لے لیتے ہیں یا لوگوں سے گھاس و لکڑی بلا اُجرت کٹواتے یا سامان بلا اُجرت اٹھوا کر لیجاتے ہیں۔ اس لئے تم کو معلوم ہو کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اس دستور کو قطعی طور پر بند کر دیا ہے اور حکم صادر فرمایا ہے کہ اگر کوئی ملازم سرکار کوئی ایسا کام کریگا تو اُس کا سخت تدارک کیا جاویگا جب کبھی کسی ایسے ملازم سرکار کے لئے جو دورہ پر ہو سامان فراہم کرنا مطلوب ہوگا تحصیلدار صاحب کسی شخص کو دو روپیہ پیشگی دیویں گے اور شخص مذکور اُس کو جو اُسے سامان دیوے فی الفور نقد قیمت ادا کریگا اور گھاس یا لکڑی کاٹنے کی اُجرت یا خیمہ کے سامان اُٹھا کر لے جانے کی مزدوری جس وقت کام کر چکیں اُسی وقت ادا کر دیگا۔ قیمت اور اُجرت اُن نرخوں کے مطابق ادا کی جائے گی جو ایک نرخنامہ میں جس پر تحصیل کی مہر لگی ہوگی درج ہونگی اور جو ادا کرنے کے وقت موجود رکھا جائیگا۔ اگر کوئی شخص تم سے کسی سرکاری ملازم کے واسطے کوئی چیز مانگے اور اسی وقت قیمت ادا نہ کرے یا گھاس و لکڑی مفت کاٹنے یا سامان بلا اُجرت اُٹھا کر لے جانے کے لئے کہے تو تم کو اختیار ہے کہ اُس کے کہنے کی تعمیل مت کرو۔ اس کی ناراضگی کا اندیشہ مت کرو یہ اشتہار بطور سند کے تمہیں کام دیگا اور سرکار تم کو بچا وے گی۔

اور واضح رہے کہ کسی شخص کو اس بات کے لئے کوئی مجبور نہیں کرسکتا کہ اپنی چارپائیاں یا رضائیاں یا اور ایسی چیزیں کسی سرکاری ملازم کے استعمال کے لئے جو دورہ پر ہو دیوے۔

ترجمہ صحیح ہے۔

پنڈت جانکی پرشاد میر منشی گورنمنٹ پنجاب۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ ایک حرف بھی نقد نوٹ سے اُوپر اس حکم نامہ میں جو کمشنر صاحب بہادر لاہور نے راقم کو اپنی از حد مہربانی سے فائدہ عام کے لئے بابت بیگار بھیج دیا یعنے ۱۷ دسمبر ۱۹۱۰ء گرگھٹایا یا بڑھایا نہیں گیا اور ایسے کرنے کی طاقت بھی کس میں ہے۔ البتہ ضمیروں کی اصل گورنمنٹی مہر جو کہ اس حکمنامہ پر چھپی ہوئی ہے۔ اس جگہ نقل نہیں کی گئی۔ کیونکہ اُس کا نقل کرنا مشکل کام نظر آیا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس آرڈر بیگار کو پڑھنے والے پنجاب گورنمنٹ کی ہمدردی کا جو کہ رعیت کے ساتھ ہے۔ اندازہ لگا کر جیسا کہ ہم ہیں دل و جاں سے مشکور ہونگے۔ اس طرف بیگار کے ستائے ہوئے اور اب رہائی پائے ہوئے دن رات گورنمنٹ کی ثناخوانی میں گیت گاتے اور دعائیں مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

گورنمنٹ پنجاب کا دل و جان سے شکرگزار

حاکم علی سیکرٹری پروٹسٹنٹ کلیسیا سانگلہ ہل

جہونسہ ۱۱۸ پنجاب

لالہ ہنس راج جی

پرنسپل آریہ کالج لاہور کا لکچر

مضمون

ہندوؤں کا تنزل

جو مسیحیت میں کامیابی کی منزل۔

میں گوجرانوالہ ۱۷ مارچ محض اس لئے گیا کہ آیا لالہ جی فراخدلی سے تقریر کرتے ہیں یا ستیارتھ پرکاش کی تحریر کو عمل میں لاتے ہیں۔ مگر جو کچھ میں نے سنا مجھے بہت خوشی ہوئی۔ ہاں ایک بات مجھے بعد ہی معلوم ہوئی جبکہ انہوں نے چا لینج دیا کہ ایک خاندان کے پانچ آدمی خاص وصف کے ہم ہی میں ہوئے ہیں۔ جو تاریخ دان اور مہذب ملکوں کے حالات جاننے والے کے منہ سے یہ الفاظ اچھے معلوم دیئے۔ بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ اُنہوں نے مبالغے اور حماقت کا اظہار کیا۔ اس کا ذکر اُنہوں نے شروع میں کیا۔ مگر میں اس کا دوچار اخیر میں کرونگا جو کچھ اُنہوں نے تقریر میں بیان کیا مختصراً تحریر کرتا ہوں جس سے کم از کم میرا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ آریہ سماج مذہبی آڑ میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کا کام کر رہا ہے۔ کہ تم خدا کی راہ کو سیدھا کرو۔ کاش کہ وہ دن آئے جب سب باتوں کو دلی خواہش سے قبول کیا جائے اور اس خواہ مخواہ کے چند جنسی اور سورج جنسی کے بے جا فخر کو توڑا جائے۔ پھر ایک گلہ اور ایک گڈریہ بنجائے اور امن کا راج قایم ہو جائے۔ آمین۔

(۱) آپ نے ہندو حاضرین کو واضح کیا کہ تمہارا کیا حق ہے کہ اپنی شادی تو دوبارہ کرلو اور بیوہ لڑکی کو سرد آہیں بھرنے دو۔ وہ تو بے جان ہے۔ مگر تمہاری خواہش نہ رُکنے پائے۔

(۲) خدا کا کلام تمہارے پڑھنے کے لئے تو ہو مگر



شودر کے پڑھنے سے اس کے کان میں سکہ ڈھلوایا جائے اور جان سے بھی مروایا جائے۔

(۳) تم میں سے چلے جائیں تو جائیں مگر تم اپنے میں شامل نہیں کروگے۔ یہ تین موٹی باتیں تھیں جن پر تاریخی مثالوں سے واضح کیا کہ ان اسباب سے ہندو لوگ کم ہوتے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پچھلی مردم شماری میں ہندو ۲۔۰ اور مسلمان نو فیصدی کی بڑھے اور مسیحیوں میں ۵۰ فیصدی کی زیادتی ہوئی غرضیکہ تقریر میں مجلسی برائیوں کا ذکر کیا گیا۔ مگر اس مالک کا جو تمام مشکلات کو دور کرنے والا ہو۔ اس کا جلال ظاہر کرنے کیلئے ایک فقرہ بھی سنائی نہ دیا۔ ایسی بھی تیاریاں والی تقریروں سے خدا کے بندوں کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ خدا ان لوگوں کو پاک روح کے وسیلے اپنی طرف کھینچے۔ ہاں شروع اور آخیر میں دکھاوے کے طور پر ارتھنا کی گئی تھی۔

میں نے غنیمت سمجھا کہ پرنسپل صاحب بہت اچھا ہوتے بھلا کیوں نہ اچھا ہوتے۔ پادری فورمن صاحب مالک تعلیم پنجاب اور مسیح نمونے کا خمیر لگا ہوا ہے۔ بزرگوں کا بیج بویا ضائع نہیں جاتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ صاف تھا کہ پہلے نوٹ کا وعظ نیوگ کے نام سے دیا جاتا جسکو اپنے اور بیگانے سننا نہیں چاہتے۔

دوسرے نوٹ کا وعظ تب ہی پھبتا ہے جبکہ کلام سب زبانوں میں سب انسانوں کے لئے خدا باپ کا علم ہو۔ نہ کہ سنسکرت کی کتاب یا کتابیں جس میں نیچر اور رسوم زمانہ سلف اور قربانیاں درج ہو کر انسانی زبانوں سے باہر کی زبان ہو اور مردہ زبان ہو۔

تیسرے نوٹ کا وعظ بھی اس صورت میں کارگر ہو سکتا ہے جبکہ یہ مانا جائے کہ تمام انسان ایک آدم کی اولاد ہیں اور ایک ہی خون سے پیدا ہوئے ہیں۔ آریہ سماج تو ہمیں جوان آدمی اور جوان عورتوں کی نسل قرار دیتا ہے۔ جو مختلف جوڑوں میں۔ لہذا جدا ہونا قدرتی ہے اور جذب کرنا بناوٹی ہے۔

ایک خاندان کے پانچ آدمیوں کی تعریف گھماری کے باسن والی تعریف ہے۔ رام و لچھمن بدھوں کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ اس نے غیروں کے لئے انکی خوبیاں کچھ وقعت نہیں رکھتی ہیں۔ رام کا بن کو جانا بجز رساری نہ تھی بلکہ کیکئی کی طرف سے حکما جلاوطنی تھی۔ سیتا کو برادری کے طعنے رام کے ساتھ بن کو جانے سے ڈراتے تھے۔ وید کا حکم توڑ کر راون کو چھپا دینا اور اس کے قبضے میں جانا۔ لنکا کا جنگ۔ ورنہ پیش آنا سیتا کو نافرمانی کی سزا لاہور راوی کا بن باس لچھمن کا راون کی بہن کا مفت میں ناک کاٹنا اور سب کاموں کا کارن بننا۔ کیا ناک کاٹنے بغیر یہ پریم قائم نہیں رہ سکتا تھا بھرت نے ہنوماں کو بیٹھے بیٹھے لنگڑا بنا دیا۔ خیر گزری کہ جان بچ گئی۔ ہنوماں نیوگ کا پتر رام کی فوج کا سپاہ سالار اپنی خدمت ادا کرتے ہوئے رام سے کچھ انعام نہ پا سکا۔ ان کے علاوہ وہ کون سی خوبیاں ہیں جو ہمیں مکمل انسان بنا سکتی ہیں یورپ کے شاہی خاندان ہی اُن سے بدرجہا بہتر ہیں جنکے ہاتھ سے کوئی خون نہیں بہایا جاتا۔ رام و لچھمن نے تو لنکا میں خون کی ندیاں بہائیں ہمارے شاہنشاہ کے شاہی خاندان سے پانچ کی بجائے دس پرے کر جو خدا کا جلال بھی ظاہر فرما رہے ہیں مسیحیوں کے خاندانوں سینکڑوں پانچ آدمی ایک خاندان کے ملتے ہیں۔ رام کے بھگتوں کے لئے نہیں سماج کے لوگوں کیلئے تعصب سے نہیں بلکہ حق کا متلاشی بنکر عرض کیا گیا ہے۔

ممبر ایک مسیحی از لاہور۔

دوسرا سالانہ جلسہ لودیانہ

اپریل ۴ تا ۷ سنہ ۱۹۱۱ء

منگل۔ صبح ۸ سے ۹ تقریر پادری جے این فورمن صاحب

۹ سے ½۱۰ کانفرنس مضمون مسیحی ایک نیا انسان ہے۔

(۱) نئے انسان کی پیدائش۔

(۲) نئے انسان کی خوراک۔ ہادی پادری ای۔پی۔ رائے صاحب

ابتدائی تقریر پادری این۔پی۔ داس صاحب۔

دوپہر ½۱ سے ۳ کانفرنس مضمون (۱) نئے انسان کا بڑھنا

(۲) نئے انسان کی زندگی اور خاصیت ہادی پادری ایچ سی ووڈ صاحب

ابتدائی تقریر پادری این پی داس صاحب

شام ½۴ سے ۵ گیت اور دعا۔ ہادی پادری جے این فورمن صاحب

بدھ

صبح ۸ سے ۹ تقریر پادری جے این فورمن صاحب

۹ سے ½۱۰ کانفرنس ہادی پادری پی سی۔ اوپل صاحب

مضمون (۱) نئے انسان کی خود انکاری۔

(۲) نئے انسان کی خدمت

ابتدائی تقریر پادری بدھاواہل

دوپہر ½۱ سے ۳ کانفرنس پادری پربھودت صاحب۔

مضمون

(۱) نئے انسان کا کامل ہونا

(۲) نئے انسان کا جلالی انعام۔

ابتدائی تقریر پادری بدھاواہل صاحب

جمعرات

صبح ۸ سے ۹ تقریر پادری جے این۔ فورمن صاحب

۹ سے ½۱۰ کانفرنس ہادی پادری ای ایم وہری صاحب۔

مضمون

(۱) خدا کا کلام۔

الف۔ دل میں۔

ب۔ گھر میں

ج۔ دنیا میں

ابتدائی تقریر پادری ای گلفرڈ صاحب۔

دوپہر ½۱ سے ۳ کانفرنس ہادی پادری طالب الدین صاحب

مضمون

یسوع مسیح زندہ کلام

(۱) ہم اس کلام کو کس طرح پیش کریں۔

(۲) ہر ایک مسیحی گواہ ہے یا تو ساتھ یا برخلاف۔

(۳) کیا ہم میں اس کلام کا پھل ہے یا نہیں۔

ابتدائی تقریر پادری ای گلفرڈ صاحب۔

شام ½۴ سے ۵ گیت اور دعا۔ ہادی پادری جے۔ این فورمن صاحب

مضامین

کفّارہ

پس کم سے کم یہ ظاہر ہو کہ محمدی ہر سال کچھ نہ کچھ قربانی چڑھاتے ہیں اور یہ کہ ان کی کتاب میں کفارہ کا خیال پایا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے مشہور بات ہو کہ قرآن میں حکم ہو کہ قسم اور روزہ توڑنے کے لئے فدیہ دیا جائے۔ یہ بات بھی مخفی نہیں کہ شیعہ لوگ امام حسین کو کفارہ مانتے ہیں +

اب غور کیجئے یہ دستور اور خیال کہاں سے آئے جو ہر ملک اور ہر دین میں پائے جاتے ہیں بعضوں کے نزدیک یہ محض وسواس ہو۔ لیکن کوئی صاحب فکر ایسے عالمگیر خیال کا یہ جواب نہ دیگا علاوہ اس کے ایک اور بات قابل لحاظ ہو یعنی یہ کہ سب لوگ قائل ہیں بد نیک سے نیک بھی کہ ہمارا جو رشتہ خدا سے ہونا چاہئے وہ کامل نہیں رہا۔ پس دو بھاری باتیں نظر آتی ہیں ایک یہ کہ انسان اس کا محتاج ہو کہ خدا سے اُس کا یہ رشتہ کامل اور بحال ہو۔ دوم یہ کہ کفارہ ایسی بحالی کا طریقہ سمجھا گیا اور سمجھا جاتا ہو۔ تو کیا یہ غلط نتیجہ ہوگا کہ کفارہ صحیح ضرور ہو؟

بعض یہ کہتے ہیں کہ قادر مطلق خدا یونہی معاف کر سکتا ہو۔ سرسری نظر سے یہ خیال دلپسند معلوم ہوتا ہو لیکن اگر زیادہ تامل کریں تو ظاہر ہوگا کہ اس میں خدا کی کسر شان ہوتی کیونکہ نہ صرف اس سے یہ خیال پیدا ہوتا کہ خدا گناہ سے بہت نفرت نہیں کرتا بلکہ ایسا کام اُس کے عدل کے خلاف بھی ہوتا ہو اگر ہماری عدالتوں میں منصف اور جج بدمجرموں کو یونہی معاف کرتے تو کیا وہ لائق منصف ہونے کے کہلاتے ایسی حالت میں کیا حال۔ (باقی آئندہ)

انتخاب الاخبار

آغاخاں کا شرمناک اخلاقی گناہ

سر آغاخاں ایک مذہبی فرقے کے سرگروہ بتائے جاتے ہیں جو خوجسی مذہب کے نام سے مشہور ہو اور اس میں ہزارہا ہندوستانی۔ اور کہار شامل ہیں۔ جاہل ہندو ٔنکو کسی بھی مسلمان فقیر کے متعلق ایسے ہی غلط اور بیہودہ اعتقاد رکھنا جیسے وہ کثرت سے ہندوؤں گروں اور سادھوؤں کے متعلق رکھتے ہیں۔ کوئی نئی بات نہیں۔ مگر سر آغاخان جیسے تعلیم یافتہ اور پبلک حیثیت رکھنے والے آدمی کے لئے نہایت قابل افسوس ہو۔ کہ جن غلط اور بیہودہ عقاید کو وہ خود درست نہیں سمجھتے۔ ان کی بنا پر وہ جاہلوں سے پرستش اور روپیہ حاصل کریں۔ ایک طرف اسلامی دینیات کے بڑھانے کے لئے اسلامی یونیورسٹی کا حامی اور وکیل بننا اور دوسرے طرف خود خدا یا اس کے اوتار کی حیثیت میں لوگوں سے بھینٹ پوجا حاصل کرنا۔ ایک نہایت قابل شرم اخلاقی گناہ ہو جسکا ان جیسے لایق اور ذی علم انسان کو مرتکب نہ ہونا چاہئے + (ہندوستان)

آغاخانکو سمجھانا چاہئے

ہم آغاخاں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ بندگان خدا کو سخت گمراہی سے بچائیں اور چیلوں کو سمجھائیں۔ کہ وہ مردم پرستی سے باز آئیں۔ اگر سر آغاخاں ایک تعلیم یافتہ اور قومی پیشوا نہ ہوتے۔ تو ہم کو ان سے کچھ کہنے کی گنجایش نہ تھی لیکن جس حالت میں کہ وہ قومی کشتے کی بادبان بنکر مسلم یونیورسٹی قایم کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ تو یہ جہالت آمیز کارروائیوں وغیرہ ان کی شان کے ہرگز شایاں نہیں ہیں ہم ملک کے پڑھے لکھے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ سر آغاخانکو سمجھائیں کہ وہ محض ذاتی منفعت کے لئے بندگان خدا کو گمراہی کے خوفناک غار سے باہر نکالیں۔ کیونکہ پیروان کی آمدنی کا آٹھواں حصہ لینا اور اُن کو مردم پرستی کی شرمناک تعلیم دینا ان کے لئے کسی طرح سے واجب نہیں (ہندوستان)

لاہور کی عدالت سے تھانیدار کو ۹ سال قید

شیخ مہر علی انسپکٹر پولیس تھانہ شاہدرہ اور اسکا ایک ماتحت سپاہی پر مدت سے اس الزام میں مسٹر فرگوسن صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ اُن دونوں نے ایک ملزم سے اقبال جرم کرانے کی غرض سے اس پر اس قدر محنت و تشدد کیا کہ وہ غریب اس جہان فانی سے چل بسا۔ مہر علی اور اسکا ہمراہی ہر دو ملزم ضمانت پر رہا تھے۔ آخرکار کئی پیشیوں کے بعد عدالت نے حکم سنایا جس کی رو سے ہر دو ملزم قصوروار پائے گئے۔ اور ملزم نمبر۱ کو ۹ سال اور اُس کے ساتھی کو ۳ سال قید سخت کی سزا ملی مہر علی کے دوستوں نے اسی وقت مسٹر گرے بیرسٹر ایٹ لا کے ذریعے سے چیف کورٹ میں ضمانت کی درخواست کی۔ جو منظور ہوئی۔ اور مہر علی ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مقدمہ کا فیصلہ چیف کورٹ میں ہو انجام کیا ہو۔ لیکن یہ واقعہ افسران پولیس کے لئے سبق سے خالی نہیں ہو سکتا +

ہندوستان

حیوانات اور ریلوے لائینیں

چونکہ دنیاں میں ریلوے لائنیں کئی غیر آباد علاقوں سے بھی گذرتی ہیں۔ ان علاقہ کے رہنے والے حیوانات پر ان کا بڑا اثر پڑا ہو مثلاً امریکہ کے بعض برفانی قطعات سے جب ریل گذرنے لگی۔ کہ جس میں کھانا کھانے کی گاڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ اور



اُن گاڑیاں سے کھانے کے ٹکڑے اور گوشت کی ہڈیاں وغیرہ چلتی ریل سے پھینکے جانے لگے۔ تو اُن بھوکھوں بھیڑیوں کی جو اُن سرد علاقوں میں پھرتے ہیں۔ پتہ لگ گیا۔ اور اب اکثر بھوکھے بھیڑیئے اُس کھانے کی گاڑی کے انتظار میں سڑک ریلوے کے پاس بیٹھے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح سائیبریا کے برفستانی علاقہ کی ریل گاڑی کے راستہ پر لومڑیاں اور گیدڑ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس خوراک کے منتظر رہتے ہیں جو ریل سے گرتی ہیں۔ جزیرہ مارشیس کی ایک ریلوے لائن گنا لاد کر لیجاتے ہیں مگر لائن جب ایک خاص موقعہ پر پہنچتی ہو۔ تو گاڑی بہت آہستہ چلتی ہو۔ یہاں صدہا بندر چھلانگ مار کر گاڑیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور گنے نیچے پھینکنے لگتے ہیں۔ جب تک کہ ریل ایک پل کے پاس نہیں پہنچ جاتی یہاں وہ خود ہی اوتر جاتے ہیں۔ اور اپنے پھینکے ہوئے گنوں کی طرف بھاگتے ہیں۔ اب حکام ریلوے نے گنوں کی حفاظت کے واسطے سپاہی نوکر رکھ لئے ہیں ۔ (پیسہ اخبار)

صابن کی جھیل

نکاراگوا میں جھیل نچ پانامی ایک ایسے پانی کی جھیل ہو۔ کہ جس میں تیز مرکب بائی کاربونیٹ آف پوٹاش بائی کاربونیٹ اور سوڈا اور سیفٹ آف میگنیشیا ہے اس پانی کو جب کسی وحینت والی چیز سے ملایا جاوے تو خوب جھاگ چھوڑتا ہو۔ اس سے لوگ سروں کے بال دھوتے ہیں۔ اور کئی جسم کے اندرونی و بیرونی کے امراض کے لیے اسے استعمال کرتے ہیں۔ جو نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہو۔ اور کثرت سے وہاں لوگ جمع رہتے ہیں۔ (ر)

جاپان کی سادہ رہائیش

ہوسپٹل اخبار لکھتا ہے کہ جاپان کے لوگوں کی رہائیش میں سادگی اور سگرتا خصوصیت سے پائی جاتی ہو۔ گھر وسیع ہوتے ہیں اور بغیر بنیاد رکھے تعمیر کئے جاتے ہیں۔ چپٹے پتھروں پر لکڑی کے ستونوں کو ایستادہ کیا جاتا ہو۔ اور اُن پر چھپر ڈال دیتے ہیں۔ جو گھاس پھوس اور نلیوں سے بندھے ہوتے ہیں۔ اندرونی بیرونی دیواریں لکڑی کے تختوں سے کھڑی کیجاتی ہیں اور انہیں اوپر نیچے کھینچ سکتے ہیں اور انہیں علیحدہ علیحدہ بھی کر سکتے ہیں اور اُن پر تیلی کا غذ چڑھا دیتے ہیں اور جالیدار کواڑ سے گھر بند کیا جاتا ہو۔ اور گھر میں نشست گاہ ایک فٹ سے اونچی رکھی جاتی ہو۔ اُس پر فرش بچھایا جاتا ہو۔ اور اس کمرے کے پاس ہی کھانا پکانے کی جگہ ہوتی ہو۔ اور اسکو گرم رکھنے کے لئے کوئیلے سُلگائے جاتے ہیں۔ اور بعض وقت دھانت کی انگیٹھیاں جلائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ بکھیڑا نہیں ہوتا۔ کرسی میز پلنگ آرائیش وغیرہ کا کوئی سامان فضول نہیں ہوتا۔ نشست گاہ میں جہاں گدا وغیرہ بچھایا ہوتا ہو وہاں جوتی یا سلیپر وغیرہ نہیں لیجاتے۔ لکڑی کے چمچے اور روغن شدہ چند کاٹھ کی رکابیاں صرف کھانے کیوقت کام میں لائی جاتی ہیں۔ گویا ان کی رہائیش نہایت سادگی سے ہوتی ہو۔ مگر صفائی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ ذائقہ۔ سلیقہ۔ صفائی۔ انکساری۔ اور ملنساری کی صفات جاپانیوں میں خصوصیت سے ہوتی ہو۔ گھر کی نشست میں ایک گدا ہوتا ہو جس میں وہ آرام سے ہوتے ہیں۔ جو پلنگ کی مانند حظ حاصل ہوتا ہو۔ کھانے سے پیشتر گھر کا آدمی (حوض) میں ایک غوطہ لگا آتا ہو جبکا پانی ۱۱۰۔ سے ۱۲۰ ڈگری ہوتا ہو۔ جو تکان اوتار دینے کا باعث ہوتا ہو ✚ (راجپوت گزٹ)

نمک بنانے کی ترکیب

اہل مغرب سائنس کی صنعت وحرفت میں شامل کرکے جو بیش قیمت فایدے اُٹھا رہے ہیں اسکا اندازہ اُس تازہ واقعہ سے ہو سکتا ہو مسٹر ہاچکنس نے ایک امریکن کمپنی کے ہاتھ اپنی ایک ایجاد دس لاکھ پونڈ کو فروخت کی ہو جو نمک کی طیاری میں ایک انقلاب پیدا کر دیگی۔ اس ایجاد کے حقوق پیٹنٹ کے متعلق پہلے پیٹنٹ میں پیسفک ریلوے کمپنی کے ہاتھ فروخت کئے جا چکے ہیں جسکو اپنی لائن کے برابر کھار کا وسیع ذخیرہ دستیاب ہوا ہو۔ دعویٰ کیا جاتا ہو کہ جدید طریقہ سے موجودہ طریقہ کی نسبت نمک کی پانچ چھ گنی زیادہ مقدار بنائی جا سکے گی۔ وہ مبارک وقت کب آویگا۔ جب اہل ہند بھی سائنس کی تعلیم حاصل کرکے ملکی صنعت وحرفت کو ترقی دیں گے ✚ (ہندوستان)

فحش اشتہارات

بہت سے اخبارات یہہ طریقہ بنا لیا ہو۔ کہ گندے اشتہارات دیکر بہت سا روپیہ کماتے ہیں۔ اور اپنے بھولے بھالے ناظرین کو سخت دھوکے میں ڈالتے ہیں۔ چنانچہ فحش کتب اور ادویات کے اشتہارات ایسے شرمناک الفاظ میں دیکھے جاتے ہیں۔ کہ ذرا سی اخلاقی حس رکھنے والے کے دل کو بھی ان سے سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ اس لئے یہہ ہمیں سنکر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ بنگال کے بسنتی نامی ورنیکلر اخبار کے مالک پر ساڑھے تین سو روپیہ اور پرنٹر پر ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ فحش اشتہارات کے چھاپنے پر ہوا ہو۔ امید کہ باقی اخبارات جو اس قسم کی کاروائی کرتے ہیں۔ اس سے سبق لینگے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کے اشتہارات نے بہت سے نوجوانوں کو سخت نقصان پہنچایا ہو۔ (برہمہ پرچارک)

زار روس نے فرمان جاری کیا ہے کہ میں شاہ انگلینڈ جارج پنجم نے کام کی تکمیل کرکے روس کے کاشتکاروں کو مالک زمین بنا دونگا۔

بجٹ ہند میں غیر معمولی بچت

امسال بچت ہند میں ۵

کروڑ روپے کی بچت رہی۔ یہ بچت زراعت وتجارت کی افزونی ریل کی زائد آمدنی۔ افیون کی گرانی محصول چونگی کی بیشی اور اخراجات میں کمی کے باعث ہوئی ہے۔ اس بچت کا ۱/۲ حصہ یعنی ۳ کروڑ۔ قرضہ ہند کی بابت ولائت کو بھیجدیا جاویگا۔ اور ۱/۲ رقم یعنی ڈیڑھ کروڑ ہندوستان کے کل صوبہ جات کو حفظان صحت اور تعلیم پر خرچ کرنے کے لئے حسب تفصیل ذیل تقسیم ہوگا۔

نام صوبہ	برائے حفظان صحت	برائے تعلیم
۱۔ صوبہ جات متوسط	۲ لاکھ	۴ لاکھ
۲۔ برہما۔	۲ لاکھ	۸ لاکھ
۳۔ مشرقی بنگال و آسام	۹ لاکھ	۱۱ لاکھ
۴۔ بنگال	۱۰ لاکھ	۲۲ ۱/۲ لاکھ
۵۔ ممالک متحدہ	۱۰ ۱/۲ لاکھ	۱۴ لاکھ
۶۔ پنجاب	۱۰ لاکھ	۹ لاکھ
۷۔ مدراس	۴ ۱/۲ لاکھ	۱۶ ۱/۲ لاکھ
۸۔ بمبئی	۴ ۱/۲ لاکھ	۱۰ ۱/۲ لاکھ

ماورائے بچت کے ۱/۲ رقم سے ۱۰ لاکھ روپیہ لاہور میں میڈیکل کالج و ہسپتال کی توسیع کے لئے شاہ مرحوم کی یادگاری فنڈ میں۔ ۵۰ لاکھ بنابر ترقی شہر بمبئی ۲۵ لاکھ گورنمنٹ پنجاب اور ۲۴ ۱/۲ لاکھ گورنمنٹ مدراس کو برائے ترتیب اضلاع ۲۴ لاکھ گورنمنٹ مشرقی بنگال و اسام کو جدید دریائی پولیس کے قایم کرنے اور پولیس کو مقررہ فرج کو بڑہانے کے لئے دیا جاویگا۔ سنہ ۱۹۱۲-۱۹۱۱ء کے بجٹ کا کاروبار کی ترقی کی اُمید پر یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بحساب پونڈ ۷ کروڑ ۴۹ لاکھ ۲ ہزار چہ سو آمدنی ہوگی اور ۷ کروڑ ۱۰ لاکھ ۸۴ ہزار ۸ سو پونڈ خرچ ہوگا۔ اس اندازہ کے مطابق ۱/۲ کروڑ روپیہ کی بچت کی اُمید ہے۔

(سیول اینڈ ملٹری گزٹ صدائے ہند)

گلدستۂ اخبار

ہندوستان کی تمام فرنچ قلمرو کی آبادی ۲ لاکھ ۸۲ ہزار نکلی ہے یعنی ۹ ہزار آبادی بڑھ گئی۔

کلکتہ میں تین مسلمان لڑکے پکڑے گئے چلتی ٹرین پر پتھر پھینکتے تھے عمر قریب گیارہ سال ہے۔

کلکتہ کی سائنس سوسائیٹی کے متعلق گمگشتہ ناقصہ سبری بردان سے کچھ زیادہ اقبالی ہے۔

قلمرو حضور نظام کے علاقہ گولکنڈہ میں ایک نئی کان سونے کی نکلی ہے سکندرآباد سے اُس کی خبر آئی ہے

دہلی کے آل انڈیا یادگار کا چندہ چار لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ پہنچا صرف ۰۰۰،۷۰ باقی درکار ہے۔

ہندوستان کی تمام کونسلوں واضع آئین کے ممبران بھی دربار دہلی میں مدعو کئے جاویں گے معلوم ہوا ہے۔

ہندوستان کی آبادی بروئے تازہ مردم شماری ۳۱ ۱/۲ کروڑ پائی گئی۔ سات فیصدی کی بیشی ہے۔

پنچایتی فیصلہ کا مسودہ قانون کونسل آئین پنجاب سلیکٹ کمیٹی کو سپرد کیا گیا ہے۔ خوانیدہ سلسلہ ہیں۔

سرینگر کشمیر میں جمعہ گذشتہ ۹ بجے شب کو بھونچال آیا گرج کی آواز کے ہمراہ تھا۔ بارانی موسم کے علاوہ ہے۔

کلکتہ میں روپ لال سنگ پلیڈر کو بجرم حلف دروغی ایک سال قید ہوئی۔ ہائیکورٹ کے حکم سے مقدمہ چلا تھا۔

ہمارے حضور شاہ قیصر نے کارونیشن دربار دہلی کی تاریخ اعلان فرمائی ۱۲ دسمبر کو کیا جاویگا۔

دربار لاہور کے باعث ۳ اپریل سوموار کو تمام ضلع لاہور میں عام سرکاری تعطیل ہوگی۔

پنجاب کی مجموعی آبادی دو کروڑ ۴۰ لاکھ ہے ایک کروڑ ۳۳ لاکھ مرد ذکی ۵ لاکھ

سیرام پور میں چار بنگالی نوجوان پکڑے گئے خفیہ پولیس کے مصنوعی افسر بنکر ایک شخص کی خانہ تلاشی کرتی۔

لندن ۲۲ جون کو رسم کارونیشن ادا کرینگے۔ اس روز سلطنت میں عالمگیر تعطیل ہوگی۔ رونق عظیم۔

رات کو تمام ٹیلوں پر جدا جدا الاؤ روشن کرینگے ۲۳ کو شاہی جلوس ہوگا۔ اُس روز لندن میں تعطیل رہیگی۔

ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ کی رعایا میں روئے زمین کی تمام آبادی کا ایک چہارم شامل ہے۔

ہندوستان میں قانون سڈیشن پاس کئے جانے پر لندن کے اخبار ٹائمز نے بہت خوشی ظاہر کی۔

ملک گورنمنٹ کی شمالی قلمرو کے کوہستان سیاری کی ایک قوم کی سرکوبی کے لئے ایک فوجی مہم روانہ ہوگئی۔

حکم ہوا ہے کہ یوریشین کا لفظ مردم شماری کے کاغذات میں تحریر نہ کیا جائے۔ بلکہ ایسے انگریز جو ہندوستان میں آباد ہوگئے ہیں یا اُن کی اولاد یوریشین کہلاتی ہے۔ اُن کے لئے اینگلو انڈین کا لفظ استعمال کیا جاوے۔

لالہ لاجپت رائے نے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور پر ازالہ حیثیت عرفی کی جو نالش کی ہے۔ اس کے مقدمہ کی سماعت عنقریب کلکتہ ہائیکورٹ میں جسٹس ہیرنگٹن کے روبرو شروع ہوگی۔

مالاکنڈ میں سرنگ کھودنے کا کام بسرعت جاری ہے جس میں سے نہر بالائی صورت نکلیگی۔ برقی طاقت سے پہاڑ کو اڑانے کا کام نہایت اطمینان کیساتھ ہو رہا ہے اور اس پر اندازہ سے صرف ۱/۲ خرچ ہو رہا ہے۔

اشتہار

مطلع کیا جاتا ہے کہ بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ جو مسیحی ہندوستانی لڑکوں کیلئے اعلیٰ درسگاہ ہے مورخہ ۳ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو اس سال کا شروع ہوگا۔ اسکے متعلق پراسپیکٹس اور دیگر ضروری معلومات کیلئے پرنسپل صاحب اسکول ہذا کے نام لکھکر منگوا سکتے ہیں۔

المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی اسکول بٹالہ۔



باغ عدن

سوال لازم آتا ہے کہ کیا خدا نے آدمؔ اور حوّا کو باغ سے نکالنے کے بعد اُن کو چھوڑ دیا؟ نہیں صاحبو اُن سے باپ کی محبت رکھتا رہا ہاں ان کے گناہ کے سبب رنجیدہ تو ہوا مگر پھر بھی اُن کو پیار کیا آدم سے فرمایا کہ تو اپنے منہ کے پسینے سے روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں پھر نہ جاوے۔ اور عورت یعنی حوّا سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے ترود کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور تو درد سے بچے جنیگی۔ پھر شیطان یعنی سانپ کو لعنت دی کہ تو سب مواشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اس کی ایڑی کو کاٹیگا۔ بس خدا کا یہ وعدہ جو اُس نے بنی آدم کے گناہوں کے سبب کیا تھا پورا ہوا۔ کہ کلام خدا عین وقت پر ہم بے دینوں اور گنہگاروں کے لئے مجسم ہُوا۔ جیسا کہ مقدس متی کی انجیل پہلا باب میں ذکر ہے اور لوقا کی انجیل اور یوحنا کی انجیل میں ذکر ہے۔ پھر پولوس رسول رومیوں کے خط پانچ باب کی اٹھارویں آیت میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کی نافرمانی سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے تو ایک کی فرمانبرداری سے بہت لوگ راستباز ٹھہرینگے۔ خداوند یسوع مسیح کے فضل سے۔

راقم نفتالی سالومن۔ ایس۔ پی۔ جی مشن کرنال۔

---

۲۷ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۲۵۵۰۷۷ ہنڈرڈ ویٹ گیہوں کراچی سے باہر گیا۔ جس سے ۱۹۱۱ء کی کل برآمد ۲۱۲۹۰۵۹ ہنڈرڈ ویٹ تک پہنچ گئی۔ حالانکہ ۱۹۱۰ء کی میعاد میں صرف ۱۰۷۵۰۶ ہنڈرڈ ویٹ گندم باہر روانہ کیا گیا تھا۔

روح القدس کی بھرپوری

اعمال ۱۹: ۲

"کیا تم نے ایمان لاتے وقت روح القدس پایا تھا؟"

مضمون ایسا ضروری ہے کہ جس پر نہ صرف ہر ایک مسیحی کو غور کرنا بلکہ اپنے آپ سے دریافت کرنا چاہئے کہ آیا میں نے روح القدس پایا جو مندرجہ آیت کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی شخص سچ مچ دلی تبدیلی حاصل کر چکا ہو اور مستفیض ہوکر خدا نے اسکو قبول کر لیا ہے تو بھی انکو ابتک روح القدس کی معموری حاصل نہ ہوئی ہو۔ میرا مطلب اس سے یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص بغیر روح کے تبدیل ہو سکتا یا خداوند میں مقبول کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ میری مراد یہ ہے کہ روح سے پیدا ہونا اور روح سے معمور ہونا علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں۔ اور مندرجہ آیت سے بھی یہی مراد ہے۔

اوّل۔ روح کی معموری اور نئی زندگی دو علیحدہ علیحدہ تجربے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان جب مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتا ہے۔ اور خداوند میں مقبولیت پاتا ہے تو اس وقت روح القدس کی بخشش کو بھی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ کلام میں اس کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً

مسیح کے شاگرد۔ اس میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ اُن کے دل تبدیل ہو چکے تھے۔ اور انہوں نے ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لی تھی۔ خداوند کی طرف سے سلامتی کی برکت بھی پا چکے تھے۔ کیونکہ خداوند کہتا ہے کہ میں اپنی سلامتی تمہیں دیتا ہوں۔ اس سے بڑھکر خداوند کی خوشی بھی اُن کو مل چکی تھی۔ اور سب کچھ چھوڑ کر شاگرد بھی بن گئے تھے۔ تو بھی خداوند نے اپنی خدمت کے آخری وقت پطرس سے کہا کہ "اب تو میرے پیچھے نہیں آسکتا لیکن بعد میں آویگا"۔ وہ اپنے خداوند کی پیروی میں کیسے سرگرم تھے۔ باوجود اس کے انہوں نے اس کی سپرٹ کو حاصل نہیں کیا تھا۔ وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے کہ ہم سے بڑا کون ہے۔ اُن کے دلوں میں خود غرضی بھری ہوئی تھی وہ بھوکی بھیڑ کو بغیر خوراک دینے کے ہی روانہ کرنا چاہتے تھے۔ ان میں محبت کی کیسی کمی تھی۔ جب سامریوں نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تو وہ چاہتے تھے کہ اُن پر آگ برسائی جاوے عین اس وقت جبکہ انہیں خداوند کا ساتھ دینا چاہئے تھا سب کے سب اس کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بلکہ اُن میں سے سب سے دلیر نے تین بار خداوند کا انکار کیا۔ بلاشبہ وہ شاگرد تھے۔ ہاں وہ مسیحی تھے۔ مگر روح القدس سے معمور نہیں تھے۔ ایسی حالت میں ہی خداوند نے ان پر ظاہر ہوکر فرمایا کہ "جب روح تم پر آویگی تو تم قوت پاؤگے"۔ اور حکم کے بموجب وہ یروشلم میں ٹھہرے رہے۔ جب روح القدس ان پر نازل ہوئی تو اُن میں کیسی تبدیلی آگئی۔ اُن کی پہلی اور بعد کی حالت میں کیسا زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ گویا وہ جُدا جُدا پطرس۔ یعقوب اور یوحنا دکھلائی دیتے ہیں۔

کیا ہمیں اس کی ضرورت نہیں؟

ڈیکن۔ اعمال کی کتاب پنتیکوست کے بعد ڈیکنوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ کلیسیا کے انتظام اور خدمت کے لئے ڈیکنوں کی ضرورت تھی۔ لیکن ان میں کونسی صفات کا ہونا ضروری تھا سب سے ضروری صفت روح القدس کی معموری تھی جس کے بغیر وہ اس خدمت کو انجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ابتدائی کلیسیا میں ایسے اشخاص موجود تھے جو روح القدس سے بھرے ہوئے نہیں تھے۔

اعمال کے آٹھویں باب میں سامریوں کا ذکر پایا جاتا ہے جو فلپس کی منادی سے مسیحی تو ہوئے تھے۔ مگر روح القدس کی بھرپوری کے محتاج تھے۔ پھر افسس میں ایسے موجود تھے جنہوں نے روح القدس کی معموری حاصل نہیں کی تھی۔

دوئم۔ ضرورت۔ خدمت کے واسطے اس برکت کی نہایت ضرورت ہے۔

(الف) لوقا ۲۴: ۴۹ میں لکھا ہے کہ

"جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اس شہر میں ٹھہرے رہو۔" (باقی آئندہ)

سنڈے سکول کے سبق

تصویروار پرچے سنڈے اسکول

۲۵ عدد فی ہفتہ سال تمام کے لئے

محصول ڈاک علاوہ اور سنڈے سکول سبق۔ عہ

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۳ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک۔

یہ سبق اُردو اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اُردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں اُن کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں۔

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لی جائے گی۔ وی پی کے ذریعہ سے۔

قوت کی گولیاں

ون آ گئے جلد منگایئے۔

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ قوت کی گولیاں ۲۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو چکی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں کا نسخہ اکٹھا ملاکر یہ گولیاں بنی ہیں۔ مقوی ریڑھ۔ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوی رکھتے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فایدہ معلوم ہوتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا بکس عدہ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ (۵)

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلا قیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فایدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے۔ اگر آپ بلا قیمت اُن کی آزمایش کرنا چاہیں تو صرف محصول ڈاک کے واسطے پوسٹ کارڈ یا ٹکٹ پیدا لفافہ میں بھیجئے اور ہمی خود دس فوائد اور فہرستوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھئے۔ پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ و ضلع لکھئے۔

المشتہر۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۷ء

پرفضا محل وقوع۔

مستند استادان۔

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر۔ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں تو ۹ یا ۱۰ لعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکریم و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا لعہ سے ۵ر کرونول لعہ

دریافت حال کیلئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں

پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے بڑا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے۔ اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک ۳۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔

ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

اور نئے پراسپیکٹس اُردو انگریزی بینکنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب عہ ۸ر

غیر ممالک سے ۸ر ۱ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	ہار

ایک دفعہ کے لئے فی سطر دو آنے۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی پراللہ چھپا اور شایع ہوا۔